SAT.2.Dec.2023
VOLUME:18 NO:309
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی
روزنامہ
ورقِ تازہ
نانڈیڑ
THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
نانڈیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 2/ڈسمبر 2023
جلد:18 شمارہ 309
17/جمادی الاولیٰ 1445ھ
قیمت:3=00 روپے
صفحات:4

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، نانڈیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، نانڈیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، نانڈیڑ۔

غزہ پر اسرائیلی فوج کی بمباری دوبارہ شروع، 100 فلسطینی شہید

غزہ: یکم / ڈسمبر (ایجنسیز) قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی پر آج جمعہ کے روز اپنی بربریت کا دوبارہ آغاز کیا ہے۔ تازہ بمباری میں درجنوں نہتے فلسطینی جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین شامل ہیں شہید ہوگئے ہیں۔ شام تک فلسطینی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کی تازہ بمباری میں 100 فلسطینی شہید اور سیکڑوں زخمی ہوگئے ہیں۔ آج جمعہ کو غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگی طیاروں نے شدید بمباری دوبارہ شروع کی ہے جس میں درجنوں شہریوں کی ہلاکتوں کی اطلاعات ہیں۔ العربیہ اور الحدث چینلوں کے نامہ نگار کے مطابق اسرائیل نے غزہ کی پٹی کے قبل ازیں اسرائیلی فوج نے شمال اور جنوب کے مختلف علاقوں پر دوبارہ بمباری شروع کر دی ہے۔ قبل ازیں اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ حماس کے ساتھ سات روزہ جنگ بندی ختم ہونے کے بعد غزہ پر دوبارہ حملے شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دوسری طرف غزہ کی پٹی کے قریب یہودی کالونیوں پر راکٹ حملوں کے بعد خطرے کے سائرن بجائے گئے ہیں۔ اسلامی جہاد کے عسکری ونگ القدس بریگیڈز نے اعلان کیا کہ اس نے غزہ کے اطراف میں متعدد مقامات پر راکٹ داغے۔ اسرائیلی میڈیا نے غزہ سے نو راکٹوں کے فائر کیے جانے کی تصدیق کی جن میں سے بیشتر کو ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی مار گرایا گیا تھا۔ اسرائیلی آرمی ریڈیو نے کہا ہے کہ جنگی طیاروں نے پورے غزہ میں حملے شروع کیے ہیں۔ اسرائیلی طیارے اس وقت غزہ میں حماس کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ آج غزہ پر اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں درجنوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ جمعہ کی صبح اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ کی پٹی میں جنگ بندی مؤثر طریقے سے اس کی توسیع کے اعلان کے بغیر ختم ہوگئی۔ غزہ کی پٹی میں دونوں فریقوں کے درمیان عارضی جنگ بندی کا ساتواں دن کسی نئی توسیع کے اعلان کے بغیر گذر گیا۔ فلسطینی خبر رساں ادارے کا کہنا تھا کہ اسرائیلی توپ خانے نے غزہ شہر کے مغرب میں شہریوں کے گھروں پر گولے داغے جب کہ غزہ میں وزارت داخلہ نے بتایا کہ غزہ کی پٹی کے جنوب میں اسرائیلی بمباری میں متعدد شہری مارے گئے۔ فلسطینی میڈیا نے بتایا ہے کہ اسرائیلی بمباری میں غزہ کے جنوب میں خان یونس کے قصبے نیو عبسان کے مشرق کو نشانہ بنایا گیا۔ اس نے غزہ کے الشیخ رضوان محلے میں پرتشدد جھڑپوں اور دھماکوں کی بھی اطلاع دی۔ چوبیس نومبر کو شروع ہونے والی 7 روزہ جنگ بندی کے خاتمے کے بعد آج اس میں مزید توسیع نہ ہوسکی اور اسرائیل نے دوبارہ جنگ بندی میں توسیع نہ ہونے پر جنگ شروع کردی گئی ہے۔ خیال رہے کہ سات اکتوبر کو شروع ہونے والی جنگ کے نتیجے میں پندرہ ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ہزاروں زخمی ہوچکے ہیں۔

اترکاشی ٹنل حادثہ: اتراکھنڈ کانگریس کے سبھی اراکین اسمبلی 'ریٹ مائنرس' کو ایک ماہ کی تنخواہ دیں گے

اترکاشی: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) اترکاشی کے سلکیارا ٹنل میں 17 دنوں سے پھنسے مزدوروں کو بہ حفاظت باہر نکالنے میں اہم کردار نبھانے والے 'ریٹ ہول مائنرس' کی ہر طرف تعریف ہو رہی ہے۔ انھوں نے محض 12 گھنٹے میں 14 میٹر کا راستہ بنا کر مزدوروں کے باہر آنے کا راستہ بنا دیا تھا۔ اب اتراکھنڈ کانگریس نے بڑا قدم اٹھاتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ پارٹی کے سبھی اراکین اسمبلی ریٹ ہول مائنرس کو اپنی ایک مہینہ کی تنخواہ دیں گے۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے سبھی ریٹ مائنرس کو ترغیبی رقم دی ہے۔ دراصل یہ ریٹ مائنرس دہلی سے اترکاشی کے سلکیارا پہنچے تھے۔ 12 لوگوں کی ٹیم نے 16 دن سے چل رہے ریسکیو آپریشن کو انجام تک پہنچایا۔ مشینیں ٹوٹتی رہیں، لیکن ان کا حوصلہ برقرار رہا۔ ٹنل میں پسرے ملبہ اور لوہے کے رخنات کو چیر کر جب ریٹ مائنرس مزدوروں تک پہنچے تو ان کی آس کو مانو سانس مل گئی۔ جب ریٹ مائنرس اسکیپ تنل سے داخل ہوئے تو انھیں دیکھ کر مزدوروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ریٹ مائنرس کے کردار کا اندازہ بھی اندر پھنسے مزدوروں کو نہیں تھا۔ ٹنل میں ایک ایک کر کے وکیل حسن، منا، مونو، ناصر اور فیروز داخل ہوئے۔ مزدوروں نے انھیں اپنے سینے سے لگا لیا۔ مزدور اپنی 17 دنوں کی تکلیف لمحہ بھر میں بھول بیٹھے۔ مزدوروں نے ریٹ مائنرس کو چاکلیٹ دی اور تصویر کھنچوائی۔ راکویل کے ٹیم لیڈر نے رات 11 بجے ٹیم کو تیار کیا۔ ٹیم لیڈر وکیل حسن نے کافی محنت کی۔ ریٹ مائنرس ٹیم کے رکن ناصر اور مونو نے کہا کہ انھیں 25 نومبر کی شب 11 بجے وکیل حسن کا فون آیا تھا۔ وکیل حسن سمیت سبھی 12 اراکین رات میں ہی دہلی سے روانہ ہوئے اور 26 نومبر کی دوپہر بعد سلکیارا پہنچ گئے۔ وکیل نے بتایا کہ سبھی کو لگتا ہے کہ اس ریسکیو آپریشن میں انھیں کافی پیسہ ملے گا۔ لیکن پیسہ نہیں بھی ملا تو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ 41 مزدوروں کو بچانے میں انھوں نے اہم کردار نبھایا ہے۔

بہار میں غیر قانونی مدرسوں اور مسجدوں کی بھرمار
گری راج سنگھ کی نئی شرانگیزی

پٹنہ: یکم۔ڈسمبر۔ مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے جمعہ کے دن دعویٰ کیا کہ بہار میں غیر قانونی مدرسوں اور مسجدوں کی بھرمار ہے جن سے ملک کی قومی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ بہار کے حلقہ لوک سبھا بیگوسرائے کی نمائندگی کرنے والے بی جے پی قائد نے اس صورتِ حال کے لئے چیف منسٹر نتیش کمار اور آر جے ڈی صدر لالو پرساد یادو کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں ایسا لگتا ہے کہ اویدھ (غیر قانونی) مدرسوں اور مسجدوں کی باڑھ آئی ہوئی ہے۔ صورتِ حال خاص طور پر نیپال اور بنگلہ دیش کی سرحد سے متصل علاقوں میں سنگین ہے۔ مرکزی وزیر دیہی ترقیات نے میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں کہا کہ بہار میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً 18 فیصد ہے۔ ان علاقوں میں ان کی آبادی کا زیادہ ارتکاز ہے۔ مزید برآں ریاست بھر میں ممنوعہ پی ایف آئی کا بھی وجود ہے۔ یہ صورتِ حال ملک کی داخلی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ روک ٹوک نہ کی گئی تو آج سے 20 سال میں بہار کے عوام کو بڑے خطرہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دھرم اور دھن کو خطرہ ہوسکتا ہے۔

مدھیہ پردیش میں بن رہی کانگریس کی سرکار، بی جے پی کی ہوگی ہار: کمل ناتھ

بھوپال: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس لیڈر کمل ناتھ نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست میں کانگریس کی حکومت بننے جارہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی انتخاب میں ہار چکی ہے، اس لیے کچھ ایگزٹ پول میں قصداً بی جے پی کی جیت دکھائی جارہی ہے، تاکہ ووٹ شماری کے دن سازش کی جاسکے۔ اس سلسلے میں کمل ناتھ نے کانگریس پارٹی کارکنان کو محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔ انھوں نے پارٹی کارکنان سے ووٹ شماری والے دن پوری مستعدی سے اپنے اپنے کام میں مصروف رہنے کی اپیل کی ہے۔ مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ نے جمعہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''کانگریس کے سبھی کارکنان پوری طاقت سے میدان میں آجائیں۔ بی جے پی انتخاب ہار چکی ہے۔ کچھ ایگزٹ پول قصداً اسلیے بنائے گئے ہیں کہ کانگریس کارکنان مایوس ہوں اور جھوٹا ماحول دکھا کر افسران پر دباؤ بنایا جائے۔'' انھوں نے مزید لکھا کہ ''یہ سازش کامیاب ہونے والی نہیں ہے۔ کانگریس کے سبھی عہدیدار، ضلعی صدور، ضلع انچارج، محاذ تنظیموں کے چیف اور سیل کے عہدیدار اپنے اپنے کام میں مصروف ہوجائیں اور غیر جانبدار انداز میں ووٹ شماری کرائیں۔ ہم سب جیت کے لیے تیار ہیں۔ ہم سب متحد ہیں۔ آپ کو کوئی بھی مسئلہ لگتا ہے تو آپ سیدھے مجھ سے بات کریں۔ 3 دسمبر کو کانگریس پارٹی کی حکومت بن رہی ہے۔'' دوسری طرف کانگریس جنرل سکریٹری اور مدھیہ پردیش انچارج رندیپ سنگھ سرجے والا نے بھی مدھیہ پردیش میں جیت کا دعویٰ کیا ہے۔ سرجے والا نے کہا کہ کانگریس مدھیہ پردیش میں 135 سیٹوں کے ساتھ حکومت بنانے جارہی ہے۔ یہاں بی جے پی اور سروے دونوں کو شکست مل رہی ہے۔ رندیپ سرجے والا نے 'ایکس' پر کہا کہ ''کانگریس کے توانا ساتھیو، سورج نے بوقت شام غروب ہوتے ہوئے پوچھا کہ صبح تک اس تاریکی سے لڑنے کی ذمہ داری کون لے گا! تب ایک شمع نے کہا کہ اس تاریکی سے سورج کی پہلی کرن تک میں پورے عزم سے لڑوں گا۔ ساتھیو، آپ شمع کی طرح 18 سالوں تک بھاجپائی اقتدار کی زبردست تاریکی سے لڑے ہیں۔ میں پوری طرح پر اعتماد ہوں کہ 3 دسمبر کو جو سورج طلوع ہوگا وہ بھاجپائی اقتدار کی بدتر حکمرانی کا خاتمہ کرنے والا ہوگا اور کانگریس پارٹی 135 سے زیادہ سیٹیں جیت کر اپنے وعدوں کو پورا کرے گی۔'' سرجے والا نے سوشل میڈیا پوسٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ انتخاب مدھیہ پردیش کی عوام بنام بی جے پی کے گھوٹالے اور ناکامیوں کے درمیان تھا۔ ہم پورے اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ عوام کی جیت ہوگی۔ بی جے پی اس نام نہاد سروے کے بھروسے ہے جس سروے پر سروے کرنے والی ایجنسی کو خود ہی بھروسہ نہیں ہے، کیونکہ بی جے پی حکومت نے ریاست میں ہر شہری کا بھروسہ توڑا ہے۔ بھرتی گھوٹالوں میں نوجوانوں کے مستقبل سے لے کر بچوں کی غذا تک کی لوٹ ہوئی ہے۔ قبائلیوں کی بے عزتی سے لے کر مہا کال لوک میں بھگوان تک کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔ مدھیہ پردیش میں بیشتر سروے ایجنسیاں کانگریس کی زبردست اکثریت کے ساتھ جیت دکھا رہی ہیں، لیکن بی جے پی صرف اس سروے پر بھروسہ کر رہی ہے جس پر خود سروے دکھانے والا چینل بھروسہ نہیں کر رہا ہے۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ بی جے پی ووٹ شماری والے دن انتظامیہ پر دباؤ بنانے کی بدنیتی رکھتی ہے۔

حیدرآباد: ووٹ نہ دینے والوں کو سرکاری اسکیمات سے محروم کرنے کی تجویز

حیدرآباد: تلنگانہ اسمبلی انتخابات میں رائے دہی کے تناسب میں کمی کا مسئلہ آج شہر کے سوشل میڈیا پر چھایا رہا۔ انٹرنیٹ کے چند صارفین نے شہر حیدرآباد میں صرف 50 فیصد رائے دہی کی اطلاعات پر حیرت کا اظہار کیا۔ چند صارفین نے اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے رائے دہی کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ حق رائے دہی سے استفادہ نہ کرنے والوں کو سرکاری اسکیمات سے محروم کرنے کی تجویز پیش کی۔ ووٹ ڈالنے والے ہی سرکاری ملازمین کو ترقی دینے اور حق رائے دہی سے استفادہ کرنے والے افراد کو ہی بینک قرض اور حکومت کی دیگر سہولتیں فراہم کرنے کا مشورہ دیا گیا۔

'سنگھ خواتین کو دبا کر رکھتا ہے'، راہل گاندھی نے آرایس ایس پر کیا زوردار حملہ

وائناڈ: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے جمعہ کے روز کیرالہ کے وائناڈ میں خاتون کانگریس کی ریلی میں آرایس ایس پر زوردار حملہ کرتے ہوئے کہا کہ 'سنگھ (آرایس ایس) خواتین کو دبا کر رکھتا ہے اور طے کرتا ہے کہ انھیں کیا پہننا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے۔'' خاتون کانگریس کی عظیم الشان ریلی سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''آرایس ایس خواتین کے ساتھ اقتدار شیئر نہیں کرتا ہے۔ وہ طے کرتے ہیں کہ خواتین کو کیا پہننا چاہیے اور خواتین کو کیا کرنا چاہیے۔'' اس کے بعد اسٹیج پر بیٹھے لوگوں کی طرف مڑتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ''خواتین کی زبردست بھیڑ دیکھ کر میں بہت خوش ہوں اور مجھے بھیڑ میں مردوں کو پہچاننا مشکل لگ رہا ہے۔ لیکن اسٹیج پر دیکھتا ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ اچھی تعداد میں لوگ ہیں۔'' کیرالہ کے وائناڈ لوک سبھا حلقہ کی نمائندگی کرنے والے راہل گاندھی مختلف ریاستوں میں انتخابی تشہیر ختم کرنے کے بعد گزشتہ دو دنوں سے اپنے انتخابی حلقہ وائناڈ میں مختلف تقاریب میں حصہ لینے کے لیے ریاستی دورہ پر ہیں۔

مغربی بنگال: قومی ترانہ کی بے حرمتی معاملے میں 12 بی جے پی اراکین اسمبلی پر شکنجہ سخت

کولکتہ: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) مغربی بنگال کی کولکاتا پولیس نے ریاستی اسمبلی احاطہ کے اندر قومی ترانہ کی بے حرمتی کرنے سے متعلق درج شکایتوں کے سلسلے میں پوچھ تاچھ کے لیے 12 بی جے پی اراکین اسمبلی کو آج (یکم دسمبر) سمن جاری کیا۔ ان اراکین اسمبلی کو 4 دسمبر کو لال بازار وسط کولکاتا میں شہر پولیس کے ہیڈکوارٹر میں موجود ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ بی جے پی لیڈر 4 دسمبر کو شہر پولیس ہیڈکوارٹر میں موجود ہوں گے یا نہیں۔ نوٹس ملنے کی تصدیق کرتے ہوئے دارجیلنگ ضلع کے سلی گوڑی سے بی جے پی رکن اسمبلی شنکر گھوش نے کہا کہ اس معاملے میں کوئی بھی فیصلہ مغربی بنگال میں بی جے پی کی قانون ساز پارٹی کے ذریعہ ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سووبیندو ادھیکاری کے ساتھ تبادلہ خیال کے بعد لیا جائے گا۔ گھوش کا کہنا ہے کہ ''یہ شہر پولیس کے ساتھ مل کر برسر اقتدار ترنمول کانگریس کے ذریعہ قصداً کی گئی کوشش ہے۔''

بنگلورو: 15 اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی
فوراً خالی کرائے گئے کیمپس

بنگلورو: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) بنگلورو میں 15 سے زیادہ پرائیویٹ اسکولوں کو جمعہ کے روز ای میل سے دھمکی ملنے کے بعد طلبا اور ان کے سرپرستوں میں دہشت پھیل گئی۔ حالانکہ بنگلورو کے پولیس کمشنر بی دیانند نے اس دھمکی کو افواہ قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ سرپرستوں، طلبا اور اساتذہ کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''دھمکی محض افواہ نکلی۔ قصوروار جلد ہی پکڑ لیا جائے گا۔'' پولیس کمشنر نے یہ بھی جانکاری دی کہ ''ہم نے بم تلاش کرنے اور اسے ناکارہ بنانے والے دستہ کو بھیجا ہے۔ پولیس نے تلاشی مہم چلائی ہے۔'' دھمکی آمیز ای میل کی خبر پھیلنے کے بعد اسکولوں کے احاطے میں کشیدگی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ یہ دھمکی اسکولوں کی آفیشیل ای میل آئی ڈی پر دی گئی تھی اور صبح جب اسٹاف نے ای میل کھولا تو اس کا انکشاف ہوا۔ کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے تو بنگلورو کے ایک اسکول احاطہ کا دورہ بھی کیا اور پولیس محکمہ سے ڈیولپمنٹ کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ ڈی کے شیوکمار کا کہنا ہے کہ ''میں نے ٹیلی ویژن پر خبر دیکھی اور پتہ چلا کہ مجھ سے متعلق اسکولوں اور اداروں کو بھی بم سے اڑانے کی دھمکی ملی تھی۔ ان میں سے ایک اسکول میرے گھر کے قریب واقع تھا، اس لیے میں پوچھ تاچھ کرنے کے لیے باہر آیا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''انھوں نے (اسکول انتظامیہ نے) دھمکی بھرا میل دکھایا۔ اب تک کی جانچ میں کہا گیا ہے کہ یہ فرضی دھمکی ہے۔ ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ والدین فکر مند ہیں۔ پولیس جانچ کر رہی ہے۔'' واضح رہے کہ بسویشور نگر، یلہنکا، سداشیو نگر واقع اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی ہے اور ان میں سے بیشتر مشہور و بین الاقوامی اسکول ہیں۔ دھمکی آمیز میل کی خبر ملنے پر کئی اسکولوں نے اپنے طلبا کو واپس گھر بھیج دیا، کیونکہ واقعہ کے بارے میں پتہ چلنے کے بعد بچوں کے والدین اسکول پہنچ گئے تھے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ گزشتہ سال ایک بدمعاش نے بنگلورو کے 30 مشہور اسکولوں میں بم ہونے کی فرضی دھمکی بھیجی تھی۔ پولیس نے اس تعلق سے تمل ناڈو سے ایک نوجوان کو گرفتار بھی کیا تھا۔

پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس: اراکین پارلیمنٹ کے لیے گائیڈ لائن جاری

نئی دہلی؛ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کی شروعات 4 دسمبر یعنی پیر سے ہونے والی۔ اجلاس کی شروعات سے ٹھیک پہلے اراکین پارلیمنٹ کو، خصوصاً راجیہ سبھا اراکین کو پارلیمانی طور طریقوں سے مطلع کراتے ہوئے گائیڈ لائنس جاری کیے گئے ہیں۔ اس میں راجیہ سبھا نے اراکین کو ہدایت دی ہے کہ جب تک ایوان کے سربراہ ان کے نوٹس کو منظوری نہ دے دیں، تب تک اس کی جانکاری دوسرے اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ شیئر نہ کریں۔ راجیہ سبھا کا سرمائی اجلاس شروع ہونے سے ٹھیک پہلے اراکین پارلیمنٹ کو پارلیمانی روایات اور طور طریقوں سے متعلق یہ ہدایت جاری کی گئی ہے۔ دراصل راجیہ سبھا اراکین اجلاس کے دوران مختلف موضوعات پر بحث کے لیے نوٹس دیتے ہیں۔

اڈیشہ میں خوفناک سڑک حادثہ، وین اور ٹرک کی ٹکر میں 7 افراد جاں بحق، کئی سنگین زخمی

کیونجھار: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) اڈیشہ میں آج صبح ہوئے ایک خوفناک سڑک حادثہ میں 7 افراد کی موت ہوگئی اور کئی لوگ شدید طور پر زخمی بھی ہوگئے۔ حادثہ کیونجھار ضلع میں پیش آیا جہاں 20 لوگوں سے بھری ایک وین سڑک پر کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ابتدائی جانکاری کے مطابق وین میں سوار لوگ گھٹگاؤں تارنی مندر درشن (زیارت) کے لیے جارہے تھے اور راستے میں ہی یہ حادثہ پیش آگیا۔ ٹکر اتنی زبردست تھی کہ وین کے ٹکڑے کئی میٹر دور جا کر گرے تھے۔ حادثہ کے بعد موقع پر پہنچی پولیس نے مہلوکین کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال بھیج دیا ہے۔ زخمیوں کو بھی نزدیکی اسپتال میں بغرض علاج داخل کروایا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جب حادثہ ہوا تو وین کی رفتار بہت تیز تھی۔ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے پولیس نے بتایا کہ شدید کہرا ہونے کے سبب ممکن ہے کہ ڈرائیور نے ٹرک کو نہیں دیکھا اور حادثہ پیش آگیا۔ حالانکہ پولیس نے حادثہ کی اصل وجہ سے متعلق کوئی تصدیق نہیں کی ہے۔ خبروں کے مطابق سبھی سات لوگوں کی موت جائے حادثہ پر ہی ہوگئی تھی۔ مہلوکین میں بی جے ڈی کی سابق راجیہ سبھا رکن رینو بالا پردھان کا رشتہ دار بھی شامل ہے۔ حادثہ میں جو لوگ زخمی ہوئے ہیں ان کو گھٹگاؤں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ جن زخمیوں کی حالت انتہائی سنگین ہے، انھیں میڈیکل کالج لے جایا گیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے کی جانچ کے احکام صادر کر دیے ہیں۔

مودی حکومت مجھے ہر صورت قتل کرنے کے درپے ہے: گرپتونت سنگھ

واشنگٹن: سکھ علیحدگی پسند رہنما گرپتونت سنگھ نے کہا ہے کہ امریکہ میں قتل کرنے کی ناکام کوشش کے بعد ہندوستان اب بھی مجھے ہر صورت قتل کرنے کے درپے ہے اور سازش تیار کر رہا ہے۔ علیحدگی اور آزاد وطن کے قیام کی سرگرم جماعت خالصتان تحریک کے رہنما گرپتونت سنگھ پنوں نے کہا ہے کہ وہ قتل کی سازشوں اور دھمکیوں کو پروانہ کرتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ گرپتونت سنگھ پنوں نے مزید کہا کہ امریکا میں میرے قتل کی سازش پکڑی گئی جس کا انکشاف واشنگٹن پوسٹ میں کیا گیا تھا اور امریکی انٹیلی جنس ادارے کی بروقت مداخلت سے مودی سرکار اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکی تھی۔ سکھ رہنما نے مزید کہا کہ امریکی انٹیلی جنس کی رپورٹ سے ثابت ہوگیا کہ میرے قتل کی سازش میں مودی حکومت شامل ہے۔ یہ امریکی رپورٹ نہیں بلکہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی پر فرد جرم ہے۔ گرپتونت سنگھ پنوں نے کہا کہ یہ مودی سرکار کی غلط فہمی ہے کہ میرے قتل سے خالصتان تحریک ختم ہوجائے گی۔

اسرائیل، حماس جنگ بندی کا ثالث
قطر کے پاس کون سی جادو کی چھڑی ہے؟

دوحہ: یکم/ ڈسمبر (ایجنسیز) اسرائیل اور حماس کے مابین ثالثی کے کردار ادا کرنے والے ملک قطر نے تصدیق کی ہے کہ غزہ میں عارضی جنگ بندی میں مزید ایک روز کی توسیع کی گئی ہے۔ قطری حکام نے کہا ہے کہ حماس اور اسرائیل کے درمیان جاری بات چیت اگلے 24 گھنٹے کے دوران بھی جاری رہے گی جبکہ سیز فائر کی صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی یعنی عارضی جنگ بندی جاری رہے گی۔ یاد رہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی قطر کی ثالثی ہی کے باعث ممکن ہو پائی تھی۔ تاہم یہ پہلا ایسا موقع نہیں ہے کہ قطر کسی بڑے تنازع میں ثالث بن کر اُبھرا ہے۔ مشرق وسطیٰ کا یہ چھوٹا سا ملک گذشتہ دو عشروں سے ایشیا اور افریقہ میں ہونے والے تنازعات میں ثالث کا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اس چھوٹے سے ملک جس کے مجموعی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے، کی 'سفارتی' فتوحات کی فہرست تو کافی لمبی ہے لیکن یہاں چند ایک کا ذکر ضروری ہے۔ قطر نے سنہ 2008 میں یمنی حکومت اور حوثی باغیوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا، یہ اور بات ہے کہ اس ثالثی کے بعد یمن کی لڑائی میں شدت آئی اور اب بھی کسی نہ کسی انداز میں یہ لڑائی جاری ہے۔ اسی طرح قطر نے لبنان کے متحارب گروہوں کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں بھی ثالثی کی جس کے نتیجے میں سنہ 2009 میں لبنان میں اتحادی حکومت قائم ہوئی۔ سنہ 2009 میں ہی سوڈان اور چاڈ کے درمیان باغیوں کے مسئلے پر مذاکرات بھی قطر کی ثالثی میں ہوئے جبکہ جبوتی اور اریٹیریا کے درمیان سرحدی جھڑپوں کے بعد سنہ 2010 میں قطر نے ان کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کرنے کی حامی بھری، جسے افریقی اتحاد نے بھی بہت سراہا۔ یہی نہیں بلکہ سنہ 2011 میں سوڈانی حکومت اور باغی گروہ لبریشن اینڈ جسٹس موومنٹ کے درمیان بھی قطر نے 'دارفور معاہدہ' کروایا جسے 'دوحہ معاہدہ' بھی کہا جاتا ہے۔ سنہ 2012 میں حماس اور فتح گروہوں کے درمیان بھی صلح اور عبوری حکومت کے ڈھانچے پر معاہدہ کرانے میں قطر کا بڑا ہاتھ تھا اور اس معاہدے پر دستخط بھی دوحہ میں ہی ہوئے لیکن جس ثالثی کا آج کل سب سے زیادہ ذکر ہو رہا ہے۔ اسرائیل اور حماس میں ثالثی سے قبل قطر نے طالبان اور امریکہ کے درمیان افغانستان سے انخلا کا معاہدہ بھی اپنی ثالثی میں کروایا جس کی وجہ سے افغانستان میں دو عشروں سے جاری جنگ کا خاتمہ ہوا۔ قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ہونے والے اس معاہدے کے تحت امریکہ نے مقررہ تاریخ تک افغانستان سے نکلنا تھا۔ اگرچہ اس میں اس بات کا ذکر نہیں تھا کہ امریکہ کے جانے کے بعد کابل پر کون حکومت کرے گا۔ امریکی افواج کی افغانستان کی سرزمین سے باہر جاتے ہیں طالبان نے ایک بار پھر کابل پر اپنا تسلط جمالیا۔ عالمی امور کی ماہر ڈاکٹر ہما بقائی کے مطابق قطر ایک ایسا ملک ہے جو سنی اور شیعوں دونوں سے بات کرسکتا ہے۔ 'قطر سعودی عرب سے بات کرسکتا ہے، امریکہ اور اسرائیل سے بھی کرسکتا ہے حتیٰ کہ نان سٹیٹ ایکٹرز سے بھی بات کر سکتا ہے۔' انھوں نے کہا کہ قطر نے اپنے لیے ایک ایسی پوزیشن بنائی ہے کہ وہ ہمیشہ امن کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور دنیا کو بھی قطر کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ ڈاکٹر ہما بقائی کے مطابق آنے والے برسوں میں مشرق وسطیٰ کی سیاست میں قطر کا اثر و رسوخ بڑھے گا۔ صحافی خدائے نور ناصر کا کہنا ہے کہ قطر کے موجودہ حکمران شیخ تمیم بن حماد الثانی کی کوشش ہے کہ وہ نہ صرف خطے میں ثالث کا کردار ادا کریں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنا کردار ادا کریں۔ خدائے نور کے مطابق ثالثی کی کوششوں کے سلسلے میں قطر کو امریکہ کی آشیر باد حاصل ہے۔ قطر امریکہ کا قریبی اتحادی ہے اور قطری دارالحکومت دوحہ میں سینٹکوم یا سینٹرل کمانڈ کا ہیڈکوارٹر بننے کے بعد مشرق وسطیٰ میں سب سے بڑے امریکی اڈے کا قیام ہوا جہاں ہزاروں کی تعداد میں امریکی فوجی رہ رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے علاوہ قطر امریکہ کا سب سے بڑا دوست ہے جس کا مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک جیسا کہ سعودی عرب، کویت، عمان، اور متحدہ عرب امارات نہیں کر سکتے تھے۔ سعودی قیادت میں گلف کوآپریٹو کونسل کا رکن ہونے کے باوجود قطر کے ایران کے ساتھ تعلقات کبھی متاثر نہیں ہوئے جبکہ اس کے حماس اور اخوان المسلمین کے ساتھ بھی نظریاتی تعلقات ہیں۔ ثالثی کی انھی کوششوں کے دوران ماضی میں قطر ایسی تنظیموں کے رہنماؤں کی میزبانی بھی کرتا رہا ہے جنھیں امریکہ اور یورپی ممالک دہشتگرد تنظیمیں گردانتے ہیں۔ قطر غزہ کو مالی امداد فراہم کرنے کے علاوہ دوحہ میں حماس کے سیاسی رہنماؤں کی میزبانی بھی کرتا ہے، بالکل ویسے ہی جیسا اس نے افغان طالبان کے لیے کیا تھا۔ اگرچہ قطر کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں، لیکن باضابطہ تجارتی اور ثقافتی رابطے ضرور ہیں۔ تاہم ایسا نہیں کہ سب اچھا ہی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کو قطر کی سفارتی معاونت پر اعتماد تو ہے لیکن انھیں قطر کے حماس کے ساتھ تعلقات ناپسند ہیں جس کا ماضی میں اظہار بھی کیا گیا۔ قطر کا اصل امتحان اپنے مفادات اور دیگر ممالک سے تعلقات میں احتیاط سے توازن قائم رکھنا ہے کیونکہ یہ خطہ غیر مستحکم اور پیچیدہ ہے۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
02 DEC 2023

معاشرے کی تباہی میں جبری جہیز کا اہم کردار!!!

تحریر........عاشق علی مصباحی (بہرائچ)
خادم دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ.....

شادی بیاہ کے اکثر رسومات ہندوانہ کلچر سے مسلمانوں نے اپنالیا ہے کیونکہ برصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے ہندوؤں کا راج تھا۔ جو لاکھوں کروڑوں خداؤں کے پجاری اور اربوں کھربوں رسومات میں ڈوبے ہوئے تھے اور کسی بھی سماوی دین سے کوسوں میل دور تھے.... حتی کہ بے شمار ہندوؤں نے اسلام تو قبول کرلیا لیکن ہندوانہ رسم ورواج ان میں باقی رہا یہاں تک کہ آج تک اس کے اثرات محو نہ ہوسکے۔ اور بے شمار رسومات اور فضول روایات مسلسل ان میں چلی آتی رہیں۔۔۔۔ انہیں ہندوانہ رسومات میں سے نہایت ہی قبیح رسم "جہیز" جو ہندو معاشرے سے مسلمانوں میں اج تک باقی اور جاری ہے۔ دراصل ہندو معاشرے میں والدین لڑکیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے جس طرح دور جاہلیت میں اہل عرب اپنی لڑکیوں کو وراثت سے محروم کردیتے تھے بلکہ دور جاہلیت میں "وراثت" کا حق دار صرف سب سے بڑا لڑکا ہوتا تھا' جو باپ کی وراثت کے ساتھ اپنی سوتیلی ماں کا بھی وارث قرار پاتا تھا....

لیکن جب سرور دو جہاں، پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد ہوئی تو اسلام کی تعلیمات کے ذریعے دور جاہلیت کے تمام طوقوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹ ڈالا اور ان تمام بری رسومات سے لوگوں کو آزادی دلائی جن کی وجہ سے معاشرہ کا ایک بڑا حصہ ظلم وستم سے کراہ رہا تھا.... اسی احسان عظیم کی طرف قران مقدس نے اشارہ فرمایا ہے" وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں- اور بری باتوں سے روکتے ہیں- اور پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں- اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں- اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں لہذا جو لوگ اس نبی پر ایمان لا کر ان کی حمایت اور مدد کرتے ہیں اور اسی نور (ہدایت) کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں" (سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۷) جہیز لینا اور دینا کوئی شرعی حکم نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد شادیاں کیں! لیکن آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی اپنے ساتھ جہیز لے کر نہیں آئی... اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاروں کی شادیاں کیں، لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو بھی شادی کے موقع پر جہیز نہیں دیا.... اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے اس رواج کی کوئی اصل نہیں ملتی اس اعتبار سے یہ خالص ہندوانہ رسم ہے۔

اس لیے کہ ہندو مذہب میں عورت وراثت کی حقدار نہیں ہوتی، باپ کے جائیداد کے وارث صرف لڑکے ہوتے ہیں... اسی بنا پر ہندو شادی کے موقع پر لڑکی کو گھریلو نوعیت کے سامان کی شکل میں اپنی جائیداد سے کچھ حصہ دے دیتے ہیں مسلمانوں نے بھی اس رواج کو اختیار کرلیا اس کی وجہ سے وہ متعدد مشکلات کے شکار ہوگئے۔ ایک تو جہیز کو لازمی تصور کرلیا گیا ہے، حتی کہ اس کے لیے بھاری بھر کر قرض بھی لینا پڑے تو لوگ لے لیتے ہیں... ہندوؤں کی طرح پھر لڑکیوں کو بالعموم وراثت میں سے حصہ نہیں دیتے۔ بھائی جہیز ہی کو وراثت کا بدل قرار دے کر، بہنوں کو وراثت سے محروم رکھنے کی مذموم سعی کرتے ہیں۔۔ اس طرح اور بھی متعدد قباحتیں ہیں... جو جہیز میں پائی جاتی ہیں ان میں سے ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ مرد منگتا بن جاتا ہے اور وہ لڑکی والوں سے فرمائشی سامان طلب کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت کا حاکم بنایا ہے۔ اور اس کی دو وجہ ہیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جسمانی اور دماغی قوت وصلاحیت میں عورت سے ممتاز کیا ہے! دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ عورت پر اپنا مال خرچ کرنے والا ہے۔ یہ مال خرچ کرنا کیا ہے عورت کو مہر دینا ہے... اس کے نان ونفقہ کا انتظام کرنا اور شادی کے بیشتر اخراجات برداشت کرنا.... یہی وجہ ہے کہ شریعت میں مرد کو ولیمہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن لڑکی یا لڑکی کے والدین پر کوئی خرچ نہیں ڈالا گیا ہے.... بنابریں مرد کی طرف سے جہیز کا مطالبہ کرنا اس کے شیوہ مردانگی کے بھی خلاف ہے۔

اب ہم جہیز فاطمی پر گفتگو کرتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بابت جو مشہور ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جہیز کے طور پر کچھ سامان دیا تھا۔۔ یہ یکسر غلط ہے اس معنی میں جہیز کا لفظ ہی قرآن یا حدیث میں موجود نہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو کچھ دیا گیا اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا کوئی گھر بار نہیں تھا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ان کے کفیل تھے! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہی ان کی پرورش ہوئی، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے ساتھ ان کا نکاح کردیا تو گھر بسانے کے لیے چند چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائیں.... اور وہ چیزیں یہ ہیں... ایک چادر، ایک تکیہ (جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی) ایک چکی' ایک مشک، اور دو مٹکے (البدایہ والنہایہ، جلد 6 صفحہ 337) یہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز کی اصل حقیقت، اس کا اور مروجہ جہیز کا تقابل کرلیں! ان کے درمیان کیا نسبت ہے؟ کیا اس سے ہمارے مروجہ جہیز کا اعتبار ہوتا ہے؟ نہیں بالکل نہیں ان کا اپس میں کوئی تقابل ہی نہیں.... بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنی اولاد کو عطیہ یا ہبہ دینا تو کوئی بری بات تو ہے ہی نہیں.... یقینا یہ بات تو صحیح ہے لیکن عطیہ یا ہبہ شادی کے دن ہی دینا کیوں؟ بعد میں بھی تو دیا جاسکتا ہے.... شادی کے دن دینے سے غلط اثر پڑتا ہے غریب غرباء لوگ تمہارے عطیے وہبہ دیکھ کر ان کو ضرور غم ہوتا ہے اور غریبوں کی بیٹیاں اپنے باپ سے بھی ایسے عطیے اور ہبہ کی امید کر بیٹھتی ہیں غریب باپ یہ سب کہاں کر سکتا ہے...... لہذا اپنی بیٹیوں کو جو خوشی سے دینا ہے تو آگے پیچھے دیا کریں.... تاکہ لوگ اس کو جہیز نہ سمجھیں، اور اس سے کسی کا دل نہ ٹوٹے....

بہر حال، جہیز کے بارے میں معتدل موقف یہی ہے کہ ماں باپ اپنی طاقت کے مطابق تھوڑا یا زیادہ کچھ دیں تو یہ جائز ہے۔۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ شادی کے دن نہ دے کر بعد میں دیا کریں، اور لڑکے والوں کی طرف سے کوئی دباؤ یا مطالبہ نہ ہو... دوسرا اسے وراثت سے محروم کرنے کا ذریعہ بھی نہ بنایا جائے۔ لیکن آج معاشرہ کا حال یہ ہے، کہ جہیز کو شادی کا لازمی حصہ بنادیا گیا ہے... کسی کے پاس طاقت ہے یا نہیں اس سے کسی کو کوئی غرض نہیں، بھاری بھرکم جہیز ضرور ہونا چاہیے... نہیں تو سسرال میں لڑکی کا جینا دوبھر کردیا جائے گا! اس دباؤ اور مجبوری کی وجہ سے ہر شخص کو بھاری مقدار میں جہیز مہیا کرکے دینا پڑتا ہے.... چاہے اس کے بعد وہ ساری عمر قرض کے بوجھ تلے کراہتا رہے۔ یہ میرا کئی بار کا مشاہدہ ہے... کہ میں نے خود اپنے گاؤں یا علاقے میں دیکھا ہے---- کہ لوگ ہر دن مزدوری کرکے اپنے گھر کا چولہا جلاتے ہیں اور اگر وہ مزدوری پر کسی دن نہ جائیں تو فاقہ تک کی نوبت آجاتی ہے ایسے لوگ معاشرے میں پھیلی جہیز کی وبا کے باعث، اپنے بچیوں کی شادی میں جہیز کے خاطر زمین ومکان تک بیچنا ان کو پڑ جاتا ہے یا اسے گروی رکھنا پڑتا ہے... لہذا ضرورت ہے کہ اس مروجہ جہیز کو معاشرے سے بالکل ختم کیا جائے اور اپنی بیٹیوں کو وراثت میں حصہ دیا جائے! اسی میں معاشرے کی بھلائی ہے... اور انسانیت کی کامیابی اور آخرت میں سرخروئی ہے۔ انسانیت کی فلاح کامیابی کا راز، شریعت کی پابندی میں پنہاں ہے..... جب تک مسلم امہ شریعت پر گامزن رہی کامیابی نے ان کے قدم چومے، اور جیسے ہی شریعت سے منحرف ہوئے ذلت وخواری ان کا مقدر بن گئی.... اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت ہی پر ثابت قدم رکھے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم...

تسکین قلب ذکر الٰہی میں مضمر

ازقلم: مفتی عبدالمنعم فاروقی
9849270160

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ کے ذریعہ دنیا کو وجود بخشا، چاند، سورج، ستارے، سیارے، دریا، سمندر اور شجر وحجر اور دیگر بے شمار حیوانات، نباتات اور جمادات کے ذریعہ اس کو مزین کرکے اس کی خوبصورتی میں مزید چار چاند لگا دیئے، پھر اس خوبصورت ودلکش دنیا کو تمام مخلوقات میں اشرف مخلوق حضرت انسان کے ذریعہ آباد فرمایا پھر انسانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی تمام چیزیں تمہارے لئے ہیں اور تم میرے لئے ہو یعنی دنیا میں موجود ہر قسم کی چیزیں تمہارے استعمال کیلئے ہیں لیکن تم لوگ صرف اور صرف ہماری عبادت اور اطاعت کیلئے ہو، خالق کی نظر میں وہی انسان محترم ومکرم ہے جو دنیا میں رہتا ضرور ہے مگر اس کی دلکشی اور چمک دمک میں گم نہیں ہوجاتا بلکہ ہر وقت اپنے خالق ومالک کی تخلیق کردہ چیزوں میں غور وفکر کرتے ہوئے اس کی نشانیوں سے عبرت حاصل کرتا رہتا ہے اور زبانِ حال سے یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے اپنے ایمان ویقین میں پختگی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے: ان فی خلق السمٰوت والارض واختلاف الیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السمآء من مآءٍ فاحیا بہ الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دآبۃ وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السمآء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون (البقرہ ۱۶۴) آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات اور دن کا آنا جانا، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لے کر سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی نازل کرکے مردہ زمین کو زندہ کردینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان سب میں عقل رکھنے والوں کے لئے قدرتِ خداوندی کی نشانیاں ہیں۔

کائنات، اشیاء کائنات کے ساتھ خود اپنی ذات میں ڈوب کر غور وفکر کرتے ہوئے ان تمام چیزوں کے پیدا کرنے والے خالق ومالک کی طرف اپنی جبین نیاز ٹیک کر ہمہ وقت اسی کی عبادت واطاعت اور اس کی شکرگذاری کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ درحقیقت ایسے ہی لوگ دنیا میں کامیاب اور آخرت میں فلاح یاب ہونے والے ہیں قرآن مجید ہے: یاایھا الذین اٰمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون (الحج ۷۷)، اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بعض مخصوص عبادتیں مخصوص اوقات کے ساتھ مختص فرمائی ہیں مگر اپنے نام مبارک کے ذکر اور اس کے ورد کیلئے نہ کوئی زمانہ متعین ہے نہ کوئی وقت اور نہ ہی کوئی حد مقرر ہے، بلکہ ایک فرمانبردار بندہ کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہر وقت، ہر لمحہ اور ہر لحظہ اپنے رب کی یاد اور اس کے نام کے ذکر سے اپنی زبان تر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر میں بڑی تسکین رکھی ہے، جب بندہ خلوص دل کے ساتھ اپنے رب کا نام نامی اسم گرامی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے بے چین ومضطرب دل کو چین وسکون عطا فرماتے ہیں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: الذین آمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد ۲۸) ایمان والوں کے دل ذکر خداوندی سے اطمینان پاتے ہیں، خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ ذکر اللہ کے ذریعہ کیوں نہ دلوں کو اطمینان حاصل ہوگا حقیقت میں ذکر اللہ تو بے چین اور بے قرار دلوں کا قرار اور لاعلاج مرض کا علاج ہے، یہ وہ عظیم نسخۂ شفاء ہے جس کا انتخاب طبیب اعظم رب دوعالم نے فرمایا ہے، جس کے ذریعہ روز اول سے لے آج تک انگنت اور لاتعداد مریضوں نے شفاء پائی ہے اور قیامت تک پاتے رہیں گے، اور مریضوں کیلئے اس سے بڑھ کر خوش کن بات کیا ہو سکتی ہے کہ یہ دواء بے حد قیمتی ہونے کے باوجود اس کی قیمت کچھ نہیں، عقلمند ہیں وہ لوگ جو اس قدر قیمتی مگر نہایت آسان دوا کو استعمال کرکے اپنے دلوں کو سکون پہنچاتے رہتے ہیں اور بے وقوف بلکہ پاگل ہیں وہ لوگ جو اس کو استعمال نہ کرکے اپنے دلوں کو بے چین اور زندگیوں کو بے مزہ کرتے رہتے ہیں، دنیا کی دھن دولت، بلند وبالا محلات، قیمتی اشیاء اور طاقت واقتدار سے سکون حاصل کیا نہیں جاسکتا سکون تو خدا کی یاد سے حاصل ہوتا ہے شاعر کہتا ہے

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کثرت سے اُس کا ذکر کیا کریں اور ہر حالت میں کریں، ذکر کی مجالس قائم کریں یہ عمل محبوب اور پسندیدہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے یا ایھا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً (الاحزاب ۴۱) اے ایمان والو! اللہ کا ذکر خوب کیا کرو۔ رسول اکرم ﷺ نے ذکر کی مجلسیں قائم کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن کی خوش خبری سنائی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا اور وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کررہے ہوں گے وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے (یہ سن کر حاضرین میں سے) کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان (قابل رشک حضرات) کا حال بیان کردیجئے تاکہ ہم انہیں پہنچان لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی وبلاد شتی یجتمعون علیٰ ذکر اللہ یذکرونہ (طبرانی) وہ حضرات وہ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آ آکر ایک جگہ جمع ہوکر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے امت کو کثرت کے ساتھ ذکر خداوندی کرنے کی تلقین فرمائی ہے ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون (مسند احمد) اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کیا کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اپنے ان بندے اور بندیوں کیلئے مغفرت اور جنت کا وعدہ فرمایا ہے جو کثرت کے ساتھ اُسے یاد کرتے ہیں، ہر وقت یاد الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر اور دلوں کو آباد رکھتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات أعد اللہ لھم مغفرۃ وأجراً عظیماً (الاحزاب ۳۵) (یاد رکھو کہ) کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ قابل مبارک باد بلکہ قابل تقلید ہیں وہ مرد وعورتیں جو معمول بنا کر پابندی کے ساتھ ذکر کیا کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ دنیا میں راحت وسکون اور آخرت میں رب کریم سے اجر عظیم پاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جن گھروں میں ذکر ہوتا ہے اور وہ مکانات جن کے مکین ذکر اللہ میں مصروف ہوتے ہیں وہ مکانات آسمان والوں کیلئے ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین والوں کیلئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ کتابوں میں حدیث بطاقہ کے نام سے ایک مشہور حدیث شریف ہے، جس میں آپ ﷺ نے قیامت کے دن ایک گنہگار شخص کی بارگاہ خداوندی میں پیشی کا ذکر فرمایا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو ساری مخلوق کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس کے سامنے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے جن میں سے ہر دفتر کی لمبائی گویا حد نظر تک ہوگی، پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے جو اعمال ان دفتروں میں لکھے گئے ہیں کیا ان میں سے کسی کا تجھے انکار ہے؟ اور کیا تیرے اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے، وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے پاس کوئی عذر ہے، وہ عرض کرے گا یا میرے پاس کوئی عذر نہیں، (تمام حاضرین اور خود اسے اس بات کا یقین ہوگا کہ اب اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچنا مشکل ہے) پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائیں گے، ہاں! ہمارے پاس تیری ایک خاص نیکی بھی ہے، اور آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، یہ فرما کر ایک کاغذ کا پُرزہ نکالا جائے گا، اس میں لکھا ہوگا" اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ' اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے وزن کے پاس حاضر ہو، وہ عرض کرے گا اے اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس پُرزہ کی کیا حیثیت ہے اور اس سے اس کو کیا نسبت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، نہیں آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ ننانوے دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے، اور کاغذ کا وہ پُرزہ دوسرے پلڑے میں، پس ہلکے ہوجائیں گے وہ سارے دفتر اور وزنی ہوجائے گا وہ کاغذ کا پُرزہ، (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) فلا یثقل مع اسم اللہ شئی اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں وزنی اور بھاری نہیں ہوسکتی۔ (ترمذی) اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے علماء امت فرماتے ہیں کہ یہ وہ بندہ ہوگا جس نے ایک زمانہ تک گناہوں میں ڈوب کر زندگی گذاری ہوگی اور پھر توفیق خداوندی سے کسی وقت اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کے اسم گرامی کا ذکر دل کی گہرائی کے ساتھ کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ خلوص نیت اور دل کی گہرائی کے ساتھ ذکر خداوندی کے نتیجہ میں اس کی بخشش فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے مردہ دل زندہ اور بیمار دل شفا پاجاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام سے غفلت اور لاپرواہی کے نتیجہ میں دلوں پر غفلت کے پردے اور بدبختی کے تالے پڑ جاتے ہیں اور دھیرے دھیرے بدبختی محرومی بڑھتے بڑھتے دل کو مردہ کردیتی ہے اور یہی دوری قیامت کے دن عذاب خداوندی کا سبب بھی ہوسکتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ومن یعرض عن ذکر ربہ یسلکہ عذاباً صعداً (الجن ۱۷) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر یعنی احکامات الٰہی جس میں ذکر اور یاد خدا بھی شامل ہے سے دوری اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کل قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں داخل کریں گے اور وہ دہکتی، بھڑکتی ہوئی جہنم کی آگ ہوگی۔ آج مسلمانوں کی اکثریت یاد الٰہی سے غافل ہے، ان کے پاس دنیاداری اور گپ شپ کے لئے تو وقت ہے مگر خدا کی یاد اور اس کے عظیم نام کے ذکر کیلئے وقت نہیں، وہ زندگی کے قیمتی اوقات اور اہم ترین لمحات کو غیبت وچغلی میں صرف کررہے ہیں مگر خدا کے نام کی ایک تسبیح بھی پڑھنے کو تیار نہیں، اللہ والوں سے محبت وعقیدت وعقیدت کا تو اظہار کرتے ہیں مگر وہ اللہ والے کس چیز کے ذریعہ وہاں تک پہنچے اس سے بے خبر ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقرب ومحبوب بندوں نے اللہ کے نام نامی کی رٹ لگا کر ہی اور اس اسم گرامی کو دل میں بٹھا کر ہی وہ مقام پایا ہے، غیروں کی ڈگر پر چلتے ہوئے مسلمان بھی مادی چیزوں کے ذریعہ سکون وچین حاصل کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں، دنیا میں بہت سوں نے مادی چیزوں کے ذریعہ چین وسکون پانے کوشش کی مگر ناکام رہے، بعضوں نے تخت وتاج کو سکون کا ذریعہ سمجھا مگر زبردست طریقہ سے منہ کی کھائی، مسلمان اپنے نبی ﷺ اور ان کے سچے متبعین کی زندگیوں کا مطالعہ کریں کہ کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی کس طرح انہیں چین وسکون حاصل تھا اور کس درجہ سکون کے ساتھ وہ دنیا سے رخصت ہوئے، قرآن مجید کی بہت سی آیات اور بے شمار احادیث میں جو نسخہ کیمیاء بتایا گیا ہے وہ ہے" الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"۔ جب جسم شاکر ہوتا ہے اور دل ذاکر ہوتا ہے تو پھر اسے کانٹے بھی پھول معلوم ہونے لگتے ہیں، جب ذاکر کو ذکر کرتے کرتے اللہ کی محبت ومعرفت کا جام نصیب ہوجاتا ہے تو پھر کانٹوں بھرا بستر بھی اُس کے آرام میں مخل نہیں ہونے پاتا اسی کو شاعر کہتا ہے

کتنی تسکین ہے وابستہ ترے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ!

عصری چیلنجز اور تعلیم نسواں کی اہمیت

از-مولانا محمد نعمان رضا علیمی بنارس

انسان جب زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوتا ہے تو واقعی وہ انسان ہوتا ہے، ہر زمانے میں تعلیم یافتہ لوگوں کی قدر وقیمت رہی ہے؛ تعلیم کے بغیر ترقی وعروج کی خواہش بے بنیاد خواہش ہے۔ انسان کی نافعیت کے لیے، دینی تعلیم، اسلامی تربیت، ایمانی شائستگی اور انسانی عادات وآداب کی اتنی ہی ضرورت ہے، جتنی ضرورت مچھلی کے لیے پانی کی ہے، تعلیم وہ نسخہء کیمیا ہے، جس سے مُردوں کی مسیحائی عمل میں آسکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث میں تعلیم کے حصول کی افادیت واہمیت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ اسلام کا سورج جب طلوع ہوا اور اس کی ضیاپاش کرنیں پوری دنیا کو روشن کرنے لگیں تو اس نے اپنے ماننے والوں پر سب سے پہلے جو امر نافذ کیا وہ تھا تعلیم یعنی علم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ امت مسلمہ جہالت کی تاریکیوں سے آزاد ہوسکے اور علم کی روشنی میں نہ صرف سانس لے سکے بلکہ پوری دنیا میں ایک کامیاب اور ترقی یافتہ قوم کی شکل میں ابھر سکے۔ اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ہر دور میں وہی قومیں سب سے زیادہ کامیاب وکامراں اور ترقی یافتہ رہیں جو تعلیم میں سب سے زیادہ آگے گئیں۔ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پوری انسانیت کی تعلیم کے لیے اسلام نے بھی جو طریقہ اختیار کیا وہ یہی تعلیمی طریقہ تھا۔ اسلام کے جو بھی احکامات ہیں ان پر عمل پیرا ہونا عورتوں کے لیے بھی اتنا ہی اہم اور ضروری ہے جتنا کہ مردوں کے لیے، سوائے اس کے کہ ان میں سے کسی کے لیے کوئی تخصیصی حکم الگ سے نہ آگیا ہو۔ حصول علم کے حوالے سے بھی یہی بات ہے یعنی اس کے حصول کے جو احکام ہیں وہ صرف مردوں کے لیے نہیں بلکہ مرد وخواتین دونوں ہی کے لیے یکساں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ اپنی تمام تر ازواج مطہرات کو زیور علم سے اس حد تک آراستہ وپیراستہ کیا کہ ہجرت مدینہ کے بعد ایک طرف جہاں اصحاب صفہ تھے تو وہیں دوسری جانب خواتین کی پہلی مرکزی درسگاہ حضرت عائشہ صدیقہ کی تعلیم گاہ قرار پائی اور جہاں سے مرد وزن دونوں ہی نے یکساں طور پر اپنی علمی تشنگی بجھائی اور مسائل کا حل تلاش کیے۔ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ خلفائے راشدین کا زمانہ ہو یا عہد بنی امیہ یا پھر دورِ عباسی، ہر ایک میں تعلیم مرداں کے ساتھ ساتھ تعلیم نسواں پر بھی توجہ دی گئی اور دونوں ہی کی علمی صلاحیتوں کو تسلیم کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان ادوار میں مردوں وخواتین کے علاوہ غلام اور کنیزوں کو بھی کسی سے پیچھے نہیں رکھا گیا۔ خود ہندوستان میں جب مسلمان آئے اور یہاں ان کی حکومت قائم ہوئی تو مردوں کے شانہ بہ شانہ خواتین نے بھی تحصیل علم کی جانب توجہ دی اور اس کی بدولت وہ نہ صرف ممتاز مقام حاصل کرنے میں کامیاب رہیں بلکہ بہت سی دینی وغیر دینی درسگاہیں بھی قائم کیں، انھیں اپنے خون جگر سے سینچا اور مسلمانوں کی کامیابی کے لیے راہیں ہموار کیں۔ جدید تعلیم کے جھنڈے تلے جس مسئلے کو سب سے زیادہ مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا وہ یہی تعلیم نسواں تھی۔ بہت سے لوگوں نے جدید تعلیم اور بالخصوص تعلیم نسواں مخالفتیں کیں۔ لیکن باوجود اس کے اس عہد میں بھی کچھ لوگ ایسے تھے جو ہر حال میں لڑکیوں کی تعلیم چاہتے تھے۔ بیسویں صدی کے نصف اول تک آتے آتے تو ہندوستان کا تعلیمی نقشہ ہی بدل گیا۔ اس وقت کے جو زمیندار اور پڑھے لکھے لوگ تھے، جنھیں آج ہم طبقہء اشرافیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں، ان کا رجحان غیر معمولی حد تک جدید تعلیم اور نسواں کی طرف ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں مرد وخواتین دونوں ہی میں حصول علم کا رجحان ملتا ہے۔ پھر طبقہء اشرافیہ کی دیکھا دیکھی دیگر طبقات کے لوگ بھی جدید تعلیم اور تعلیم نسواں کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس طرح بدلتے ہوئے حالات نے جدید تعلیم اور تعلیم نسواں کے مخالفین کو بہت زیادہ دنوں تک اپنے موقف پر قائم نہیں رہنے دیا اور نتیجتاً وہ بھی تعلیم نسواں کے قائل ہوگئے اور پھر لڑکوں کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ لڑکیاں بھی اسکول پہنچ گئیں اور تعلیم نسواں کا ایک سلسلہ چل پڑا۔ لیکن باوجود اس کے تعلیم نسواں کی طرف اس نوع سے پیش رفت نہیں کی گئی جس طرح سے کہ ہونی چاہئے تھی۔ آج ملک کے آزاد ہوئے کوئی نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے مگر پھر بھی ہماری تعلیمی حالت میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔ آج بھی ہم تعلیمی پسماندگی کے شکار ہیں۔ جب ہم اپنے علاقے کے تعلیمی منظر نامے اور بالخصوص مسلمانوں کی شرح تعلیم پر نظر ڈالتے ہیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے بلکہ سر جوڑ کر رو لینے کا دل کرتا ہے کیونکہ ابھی بھی تعلیم نسواں کی نہ صرف کمی ہے بلکہ سرے سے فقدان ہے۔ وقت اور زمانے کی تمام تر ترقیوں کے باوجود ہمارے یہاں وہ تعلیمی نظام اور تعلیمی ماحول نہیں بن پایا ہے جس کی اس دور میں حد درجہ ضرورت ہے۔ ضرورت اور وقت دونوں اس امر کے متقاضی ہیں کہ تعلیم نسواں کے حوالے سے مزید بیداری پیدا کی جائے اور اس کی جانب سنجیدگی سے توجہ دی جائے؛ لیکن اس سلسلے میں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کو تعلیم کے لیے محفوظ مقامات اور تعلیم گاہیں ہوں، تعلیم نسواں ایک مستقل چیز ہے۔ اسلامی تعلیمات کی حدود میں رہ کر تعلیم نسواں کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیے؛ تاکہ نئی نسل اعلیٰ اخلاق وکردار کی مالک بن سکے؛ مگر معاشی اعانت کے لیے عورتوں کی تعلیم کو ذریعہ بنانا غیر فطری بھی ہے اور غیر اسلامی بھی؛ اس لیے کہ قرآن حکیم بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار مرد کو قرار دیتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی رو سے عورت کی ذمہ داری شرعی فرائض ادا کرنے کے بعد تمام جائز اور مباح امور میں شوہر کی اطاعت کرنا۔ تعلیم نسواں کو فروغ دینے میں ایک بڑی رکاوٹ تعلیمی اداروں میں مغربی کلچر تیزی کے ساتھ عام ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد کا مستقبل خطرے میں ہے۔ اسی طرح معاشی مسائل کی وجہ سے بھی تعلیم نسواں تعطل کا شکار ہے۔ مہنگائی کی وجہ سے ایک غریب سارا دن محنت، مزدوری کرنے کے باوجود اپنے گھر کا خرچہ پورا نہیں کرسکتا تو وہ اپنی بیٹی کو تعلیم دلانے کے لیے بڑی بڑی فیسیں کیسے برداشت کرسکتا ہے۔ کئی بار بیٹے کے مقابلے میں بیٹی کو اپنے خوابوں کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسی بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ کتاب وسنت کے فہم اور علوم اسلامیہ کی نشر واشاعت میں خواتین کا کردار مردوں سے بڑھ کر رہا ہے۔ اس طرح انھوں نے عملی طور پر ثابت کردیا ہے کہ عورتوں کے ناقص العقل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے اندر فہم واستنباط اور ابلاغ وترسیل کی صلاحیتیں مردوں سے کم تر ہوتی ہیں۔ عصری جامعات کا قیام عرب اور مسلم ممالک میں بڑے پیمانے پر ہوا ہے۔ ان میں سے بعض مخلوط تعلیم فراہم کرتی ہیں، ان میں طلبہ کے ساتھ طالبات داخلہ لے کر تعلیم حاصل کرتی ہیں اور بعض تعلیم نسواں کے لیے خاص ہیں۔ ان اداروں میں طالبات کے ذریعے اسلامیات پر خاصا کام ہوا ہے۔ برصغیر میں بھی طالبات میں اعلیٰ تعلیم کے تحصیل کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ صدی کے اوائل سے لڑکیوں کی تعلیم کا رجحان بڑھا، ان کے لیے مخصوص تعلیمی ادارے قائم ہوئے اور عصری جامعات میں بھی انھیں داخلہ کے مواقع ملے تو ان کی علمی صلاحیتوں کو جلا ملی اور انھوں نے اسلامیات کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ ہائے تعلیم میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات تحریر کیے۔ ان سے خواتین کے تخلیقی کمالات کا بہ خوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

جب یہ احساس مبہم ہونے لگے کہ میرا وطن کہاں ہے

کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے تارک وطن ہوکر، جس میں اپنی جان بچانے کے لیے وطن چھوڑنا بھی شامل ہے، انسان جس کسی نئی جگہ، معاشرے یا ملک کا رخ کرتا ہے، تو وہاں خود کو ایک ننھے سے پودے کی طرح مٹی میں لگا کر خود ہی اس کی آبیاری بھی کرتا ہے۔ یوں شاید اس کا میزبان ملک اور معاشرہ ہی اُس کا وطن بن جائے۔ اس طویل عمل کا سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہوتا ہے کہ کسی تارک وطن کو اپنے 'نئے' وطن کو بھی خیرباد کہنا پڑے، اسے وہاں سے بھی رخصتی پر مجبور کردیا جائے، یا جبراً ملک بدر کردیا جائے، اور آخر میں آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ ساتھ چہرے پر دکھ اور بے بسی کے علاوہ یہ محسوسات بھی پڑھے جاسکیں: 'میرے وطن کا احساس مبہم اور وطن کی پہچان بہت مشکل ہو چکی۔ میرا وطن کہاں ہے؟' اسی سوال کا سامنا آج کل ان لاکھوں افغان باشندوں کو بھی ہے، جو سالہا سال سے پاکستان میں مقیم ہیں۔ مہاجر تھے، تارکین وطن یا صرف پناہ کے لیے ہی پاکستان آئے تھے مگر جن کی آج تک پاکستان میں قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کے طور پر رجسٹریشن نہیں ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں ایسے افغان باشندوں کی تعداد ایک ملین سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کو پاکستان سے رضاکارانہ طور پر خود ہی چلے جانے کے لیے پاکستانی حکومت نے جو مہلت دی تھی، وہ اکتیس اکتوبر کو پوری ہوگئی تھی۔ اس کے بعد سے پاکستان سے ایسے غیر رجسٹرڈ افغان باشندوں کی جبری واپسی کا عمل یکم نومبر سے جاری ہے۔ اس دوران اب تک ایسے قریب ڈھائی لاکھ افغان شہری واپس افغانستان جاچکے یا بھیجے جاچکے ہیں اور لاکھوں دیگر اپنی ملک بدری سے بچنے کے لیے چھپتے پھرتے ہیں۔ جو اب تک واپس افغانستان جا بھی چکے، وہ بھی زیادہ تر پاکستان کے ساتھ سرحدی علاقوں میں بے یار ومددگار عارضی خیموں میں مقیم ہیں اور ان میں سے تقریباً ہر کسی کے چہرے پر یہی لکھا ہے: میرا وطن کہاں ہے؟ میرے ذہن میں انسانوں اور ان کے وطن کا احساس مبہم ہوجانے سے متعلق بہت سے سوالوں کے پیدا ہونے کی وجہ میری ایک دوست ملکہ زاہدی (نام دانستہ بدل دیا گیا) بنی۔ ملکہ کے والدین انیس سو نوے کی دہائی میں تب افغانستان میں جاری جنگ میں اپنی جان بچاتے ہوئے اپنی چار بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ چترال کے راستے پناہ کے لیے پاکستان آئے تھے۔ شروع میں ملکہ کے والد نے اپنے خاندان کے ساتھ لاہور میں رہائش اختیار کی۔ اپنا کاروبار شروع کرنے کی کوشش کی، کامیابی نہ ملی تو گوجرانوالہ میں مشینری کی درآمد کا کام شروع کیا، وہاں بھی خسارہ ہوا تو پشاور جا کر اپنے خاندان کے ساتھ ناصر باغ کے دو افغان مہاجر کیمپوں میں سے ایک میں مقیم ہوگئے۔ طویل المدتی بنیادوں پر حالات وہاں بھی بہتر نہ ہوئے تو ملکہ کے خاندان نے اپنے سربراہ کے فیصلے کے مطابق کوئٹہ منتقل ہونے کا پروگرام بنایا۔ اس دوران ملکہ کے تین بہن بھائی پاکستان ہی میں پیدا ہوئے۔ ملکہ کے والد کے پاس شروع میں اتنے وسائل نہیں تھے کہ اپنے بچوں کو نجی اسکولوں میں تعلیم دلوا سکتے۔ کسی حد تک یہ اخراجات ادا کرنے کے قابل ہوئے تو سرکاری دستاویزات اور رجسٹریشن سرٹیفیکیٹس کی عدم موجودگی بچوں کی تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بن گئی۔ یوں ملکہ کا خاندان پاکستان میں سارا وقت اپنے آنے والے کل کو بہتر بنانے کے لیے ایسی جدوجہد میں مصروف رہا، جس میں ان کا آج ہمیشہ نظرانداز ہوتا رہا۔ ملکہ کی اپنی زندگی کے یہ حقائق بہت تلخ اور ناقابل یقین ہیں کہ وہ کم عمری میں کسی اسکول نہ جاسکی۔ گھر کے ساتھ ایک اسکول میں جب بچے بچیاں پڑھتے تھے تو وہ ان کو دیا جانے والا سبق سن کر اسے دہراتی تھی اور ساتھ ہی دیوار کے پار سے آنے والی آوازیں سن کر انہی لفظوں کو اپنے گھر کی دیواروں یا زمین پر لکھ کر ان لفظوں کو لکھنے اور بولنے کی مشق کیا کرتی تھی۔ اسی دوران ملکہ زاہدی کے والد پانچ سال تک خون کے سرطان کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد دو ہزار سات میں انتقال کر گئے تو اس خاندان کو اپنی بقا کی جنگ پھر سے شروع کرنا پڑی۔ ملکہ ایک چھوٹے سے پرائمری اسکول میں پہلی جماعت کے بچوں کی ٹیچر کے طور پر عارضی نوکری کرنے لگی۔ بعد کے برسوں میں اس نے میٹرک، پھر ایف اے اور اس کے بعد بی اے کے امتحانات پرائیویٹ اسٹوڈنٹ کے طور پر پاس کیے، لیکن باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کرنے کی وجہ سے ملکہ کو یہ تینوں امتحانات دو دو مرتبہ دینا پڑے۔ اس کے بعد حالات کے سامنے کبھی ہار نہ ماننے والی ملکہ نے بلوچستان یونیورسٹی سے باقاعدہ ماسٹرز کی تعلیم بھی حاصل کی۔ یہ اس کے تعلیمی کیریئر کا وہ واحد حصہ تھا جس میں وہ ایک باقاعدہ طالبہ کے طور پر حصول تعلیم میں کامیاب ہوئی۔ آج ملکہ ایک پیشہ ور صحافی ہے اور ملکی اور غیر ملکی میڈیا اداروں کے لیے، بہت سی کامیاب اور انعام یافتہ دستاویزی فلمیں بھی بنا چکی ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اب چھپتی پھرتی ہے کہ اس کا تعلق افغانستان سے ہے، اپنی عمر کے وہ تقریباً تین عشرے پاکستان میں گزار چکی، یہیں وہ پلی بڑھی، یہی پاکستان اس کا وطن ہے۔ وہ افغانستان جہاں سے اس کے والدین عشروں پہلے چترال کے راستے پاکستان آئے تھے، اس افغانستان کو ملکہ جانتی بھی نہیں۔ لیکن وہ چھپتی پھرتی ہے کہ اسے بھی لاتعداد دیگر افغان شہریوں کی طرح پکڑ کر جبراً ملک بدر کرکے پاکستان سے واپس افغانستان بھجوا دیا جائے گا۔

موت کے بعد آنسو

از:۔مدثر احمد۔شیموگہ۔کرناٹک۔ 9986437327

کرناٹک کے ٹمکورو میں ایک ہی کنبے کے پانچ افراد نے خودکشی کی ہے، ان کی خودکشی کی وجہ سے سودی لین دین ہے اور جو رقم انہوں نے قرض کے طور پر لی ہے وہ بھی محض 1.5 لاکھ روپئے کی تھی، اس رقم پر سود پر سود بڑھتا گیا، جس کی ادائیگی، ان لوگوں کیلئے ناممکن ہو چکی تھی۔ غریب نواز نامی نوجوان اس معمولی سی رقم کیلئے اپنے تین بچوں اور بیوی کے ساتھ خودکشی کرلی ہے، یہ واقعہ انسانیت سوز ہی نہیں بلکہ ضمیر کو جھنجوڑنے والا واقعہ ہے۔ جب تک انسان مجبوری کی حالت میں زندہ رہتا ہے اُس وقت تک تو کوئی اُس کا پرسان حال نہیں رہتا لیکن جب مرجاتا ہے تو اُس کی لاش پر آنسو بہانے والے لوگ آجاتے ہیں۔ غریب نواز نے جو قرضہ لیا تھا وہ معمولی رقم ہے، ظاہری سی بات ہے کہ اس معمولی رقم سے وہ اپنا کاروبار بڑھنا چاہ رہا تھا، ساتھ میں اس کے تین بچوں کی پڑھائی بھی چل رہی تھی، ایسے میں اس کی مجبوری اسے خودکشی کرنے کیلئے مجبور کرگئی ہے۔ سماج میں غریب نواز جیسے ہزاروں لوگ موجود ہیں جو اپنے وجود کو باقی رکھنے کیلئے جدوجہد کررہے ہیں۔ کوئی اپنے کاروبار کو بڑھانے کیلئے کوشش کررہا ہے تو کوئی دو وقت کی عزت کی روٹی کیلئے مجبور ہے، کوئی اپنے بچوں کی پڑھائی کیلئے فکرمند ہے تو کوئی علاج کے مسائل کو لیکر پریشان ہے۔ اس پریشان حال طبقے کے درمیان ایک طبقہ ایسا بھی ہے جسے سماج، مالدار اور دولتمند طبقے کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جس قدر مالداروں میں مال بڑھتا رہتا ہے اسی طرح سے غربت بھی بڑھتی رہتی ہے۔ حالیہ ایک مطالعے کے مطابق دُنیا میں اس وقت صرف پانچ فیصد طبقہ ہی مالدار ہے اور ان کا مال اگر وہ صحیح طریقے سے خرچ کریں تو چالیس فیصد غربت ختم ہوسکتی ہے۔ مگر سماج کا یہ مالدار طبقہ صرف اور صرف پیسوں کا ضرب (ملٹی پلائی) کرنا ہی جانتا ہے۔ مسلم معاشرے میں بھی مالداروں کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن ان مالداروں کا مال صرف دکھاوے کیلئے ہے، اگر یہ لوگ اپنے مالوں کا زکوٰۃ بھی صحیح طریقے سے دینے لگیں گے تو یقین جانئے کہ مسلمانوں میں غربت کی شرح کم ہوسکتی ہے اور سود کی وباء ختم ہوسکتی ہے۔ غریب نواز جیسے لوگوں کی موت پر اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ آخر سود لینے کی کیا ضرورت تھی، آخر خودکشی کرنے کی کیا نوبت آگئی تھی؟ یہ سوال پوچھنے میں آسان ہیں لیکن جب ان سوالات کی گہرائی میں جا کر دیکھیں گے تو اس کا سوال پوچھنے والے خود ہی ذمہ دار ہوسکتے ہیں۔ مسلمانوں کی شادیوں کو دیکھیں کہ دو تین ہزار لوگوں کی دعوت تو کرتے ہیں، لیکن دو لوگوں کو بروقت کھانا کھلانا ان کیلئے ناقابل قبول ہے۔ زکوٰۃ دینے والے بھی ایک طرح سے مسلم معاشرے پر ظلم کررہے ہیں، جو طریقہ اسلام میں زکوٰۃ کو لیکر بتایا گیا ہے، اس طریقے پر عمل کرنے والے لوگ چاول میں کنکر کے برابر ہیں، اگر کسی کی زکوٰۃ 10 ہزار روپئے نکلتی ہے تو وہ زکوٰۃ کی رقم کو پچاس لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں، جس سے زکوٰۃ لینے والے کی نہ ضرورت پوری ہوتی ہے نہ ہی اگلے سال وہ زکوٰۃ لینے والا ان سکتا ہے۔ سود معاشرے میں اس قدر عام ہوچکا ہے کہ آج چھوٹی سی چھوٹی ضرورت کیلئے لوگ سود لینے کیلئے تیار ہیں، کچھ لوگ مجبور ہیں تو کچھ لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔ ہمارے سامنے ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا جس میں ایک بیوہ خاتون اپنے بچوں کی پڑھائی کیلئے سنگھا یعنی مائکروفائنانس میں سود پر قرض لیکر پڑھائی کروا رہی تھی، اس کے پاس وسائل کی کمی تھی، جس کی وجہ سے وہ پہلے پہل تو گھروں کا کام کرکے اس کی ادائیگی کرنے کیلئے کوشش کرتی رہی، بعد میں وہ خاتون بھیک مانگنے پر مجبور ہوئی۔ ایسے حالات ایک دو نہیں، ایسی مثالیں نہ کہ برابر نہیں بلکہ ایسے لوگ سماج میں ہر جگہ مل جائیں گے۔ ان حالات میں مالدار طبقہ اُن لوگوں کی مدد کیلئے آگے آئے جو اس سماج میں کچھ کرنے کے خواہشمند ہیں، سماج میں جینا چاہتے ہیں، اپنے بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں، اپنا روزگار خود حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر ان کی کوشش میں سماج کا مالدار طبقہ تھوڑا بہت تعاون کرلیتا ہے تو یقیناً سود جیسی وباء سے مسلمان محفوظ ہوجائینگے اور معاشرے میں سر اٹھا کر جینے کے قابل بنیں گے۔ مالدار طبقہ بڑے پیمانے پر نہ صحیح ضرورتمندوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے تو یہ بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔

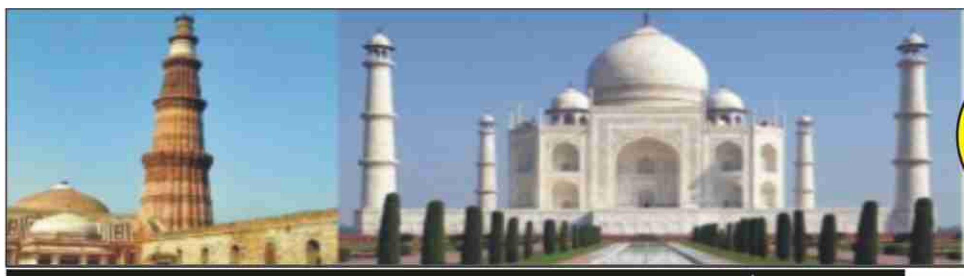

روزنامہ ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
02 DEC 2023

چین تائیوان کے خلاف سائبر حملے کر رہا ہے: گوگل

واشنگٹن۔ یکم دسمبر۔ایم این این۔گوگل کے سائبر سیکیورٹی ماہرین کے مطابق چین پڑوسی ملک تائیوان پر سائبر حملوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو چلا رہا ہے۔گوگل نے گزشتہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصے میں تائیوان پر چینی سائبر حملوں میں "بڑے پیمانے پر اضافہ" دیکھا ہے۔ گوگل کے خطرے کے تجزیہ کے شعبے میں ایک سینئر انجینئرنگ مینیجر، کیٹ مورگن نے متنبہ کیا کہ چینی ہیکرز ایسے حربے استعمال کر رہے ہیں جن سے ان کے کام کو ٹریک کرنا مشکل ہو جاتا ہے، جیسے کہ چھوٹے گھر اور دفتر کے انٹرنیٹ روٹرز کو توڑنا اور ان کی حقیقی اصلیت کو چھپاتے ہوئے انہیں دوبارہ حملے کرنے کے لیے تیار کرنا۔مورگن نے کہا، "چین میں ایسے گروپس کی تعداد جو ہیکنگ کر رہے ہیں اور ٹیکنالوجی کمپنیوں میں جانے یا کلاؤڈ صارفین میں جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔مورگن نے کہا کہ میرے پاس صحیح تعداد نہیں ہے، لیکن یہ شاید 100 سے زیادہ گروپس ہیں جن کو ہم صرف چین سے ہی ٹریک کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہیکرز جزیرے پر دفاعی شعبہ، سرکاری اور نجی صنعت سمیت ہر چیز کے پیچھے" جا رہے ہیں۔گوگل کے نتائج اس وقت سامنے آئے ہیں جب تائیوان میں تنازعہ کے امکانات پر خدشات بڑھ گئے ہیں۔ امریکہ - تائیوان کے اعلی فوجی حمایتی - اور چین کے درمیان تعلقات حالیہ برسوں میں تائیوان، انسانی حقوق اور چپس، کوانٹم کمپیوٹنگ اور مصنوعی ذہانت جیسی جدید ٹیکنالوجیز پر غلبہ حاصل کرنے کی دوڑ سمیت متعدد مسائل پر خراب ہوئے ہیں۔اگرچہ امریکہ باضابطہ طور پر تائیوان کو ایک قوم کے طور پر تسلیم نہیں کرتا ہے، لیکن اس نے اس جزیرے کو اپنے دفاع میں مدد دینے کا عزم کیا ہے جو امریکی حکام کے بقول ایک بڑھتا جارحانہ چین ہے۔بیجنگ تائیوان کو چینی سرزمین کا حصہ سمجھتا ہے۔اگرچہ اس وقت، تائیوان کے سبکدوش ہونے والے صدر سائی انگ وین نے بدھ کو ایک سربراہی اجلاس کے دوران کہا، چین جزیرے پر ایک بڑے حملے پر غور کرنے کے لیے بہت "مجبور" ہے۔انہوں نے کہا کہ تائیوان کو بڑھتی ہوئی فوجی دھمکیوں، گرے زون کی مہمات، سائبر حملوں اور معلومات میں ہیرا پھیری کا سامنا ہے۔مورگن نے کہا کہ تائیوان کی صورتحال پر واضح نظر ہے، اور ہم اپنی دفاعی صلاحیتوں اور سماجی لچک کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھیں گے۔" چین اور تائیوان کی وزارت خارجہ نے باقاعدہ کاروباری اوقات سے باہر تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔مورگن نے کہا کہ شمالی کوریا اور ایران کو بھی ہیکنگ کے بڑے خطرات لاحق ہیں اور فروری 2022 میں اس ملک پر حملہ کرنے کے بعد سے روس کی سائبر توجہ زیادہ تر یوکرین پر مرکوز ہے۔ملاگا، سپین میں نیا گوگل سائبر سیکیورٹی سینٹر جسے "حفاظتی انجینئرنگ سنٹر" کہا جاتا ہے گوگل اور اس کے ماتحت اداروں جیسے مینڈینٹ اور وائرس ٹوٹل کے تقریباً 100 سیکیورٹی ماہرین کو رہائش فراہم کرے گا۔

صحافی اور شعرائے کرام اپنے قلم سے انقلاب لاتے ہیں: شیخ آصف

اردو ادب کی آبیاری میں ہمارے اساتذہ کرام نے بہت محنت کی ہیں: یوسف رانا

مالیگاؤں:۔(پریس ریلیز) صنعت پارچہ بافی کے شہر مالیگاؤں میں گزشتہ دنوں سماجی، ثقافتی اور تعلیمی میدان میں کام کرنے والی تنظیم ''نشان ہند ٹرسٹ'' کے زیر اہتمام ایک ادبی اور معیاری ''تقسیم ایوارڈ اور مشاعرہ'' کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں شہر عزیز کی دینی، سیاسی، سماجی، مذہبی اور تعلیمی شعبہ حیات میں نمایاں طور پر خدمات انجام دینے والی شخصیات کے اعتراف خدمات کے طور پر انہیں اعزازات سے نوازہ گیا۔سابق ایم ایل اے شیخ آصف کو ان کی سیاسی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ''نشان سیاست''، تعلیمی میدان میں خدمات انجام دینے والے قریشی مختار احمد کو 'سرچشمہ تدریس'، شاکر سر کو 'مینارہ علم'، رضوان عبدالمطلب سر کو 'مینارہ علم' صحافی عبدالخالق صدیقی کو 'نشان صحافت''، بزرگان دین کی خدمات انجام دینے والے صوفی نورالعین اور صوفی رمضان کو ''خادم بزرگان دین ایوارڈ''، سماجی خدمتگار محمد سلمان انیس کمال کو ''کمال سیاست'' فاروق قریشی فیض اللہ، وکیل قریشی، شفیق اینٹی کرپشن اور عبدالطیف شبیر احمد کو بالترتیب ''سماجی خدمت گار ایوارڈ'' جبکہ صدر مشاعرہ شبیر احمد شاد کو ''محسن ادب'' کے ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔اس موقع پر سابق ایم ایل اے اور قائد نسل نو شیخ آصف نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نشان ہند ٹرسٹ کے صدر یوسف رانا اور ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ لوگ ہماری خدمات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ہم لوگ جو خدمت کرتے ہیں یہ عوام کا حق ہے ہم کسی پر کوئی احسان نہیں کرتے۔میں یوسف رانا کو کافی دنوں سے جانتا ہوں ان دنوں یہ ممبئی میں رہ کر منترالیہ کی رپورٹنگ کرتے ہیں۔میں کہنا چاہتا ہوں کہ صحافی اور شعرائے کرام کے قلم سے دنیا میں بڑے بڑے انقلاب آتے ہیں۔ نشان ہند ٹرسٹ کے صدر یوسف رانا نے شہریان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شعرائے کرام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے اساتذہ کرام نے اردو ادب کی آبیاری کے لئے بہت محنت کی ہیں ان کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آج بھی اردو ادب کے اس درخت سے لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں۔تمام ایوارڈ یافتگان کو اپنی نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ میں مشاعرے میں موجود تمام شعرائے کرام اور خاص طور پر شہر مالیگاؤں کی باذوق سامعین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس مشاعرے میں بیرونی شعرائے کرام اجمل عارف اعظمی، راجیش اناوی، یاسر اعظمی مقامی شعرائے کرام آزاد انور، رفیق سرور، سہیل آزاد، عمران سمی، جمیل الماس، ظہیر اختر، اطہر طالب، فیاض سالک، روبوٹ مالیگانوی اور یوسف رانا نے اپنے کلام بلاغت سے سامعین کو محظوظ کیا وہیں نوجوان ناظم مشاعرہ ارشاد انجم کی نظامت نے اس پروگرام میں چار چاند لگا دیئے۔اس مشاعرے کی صدارت بزرگ شاعر شبیر احمد شاد، مہمان خصوصی میں کانگریس پارٹی کے صدر اعجاز بیگ، صنعت کار شہباز سیٹھ، یاسین اعظمی سر، شکیل شاہین (دھولیہ) صحافی تواب انصاری (دھولیہ)، اکبر سیٹھ کے علاوہ شہر عزیز کی دینی، سماجی، صحافتی، تعلیمی، سیاسی اور مذہبی نمائندہ شخصیات موجود رہیں۔چیف گیسٹ کی حیثیت سے شہر مالیگاؤں کی درس و تدریس کے اہم ستون سمجھے جانے والے قریشی مختار احمد کے علاوہ پروگرام کے انتظامیہ میں ریاض احمد فیمس (ریاض ہندوستانی)، افتخار احمد مصطفی نذیری، ندیم احمد، ناصر احمد (ناصر چچا)، اطہر طالب جبکہ کنوینر مشاعرہ یوسف رانا رہے۔اس پروگرام کی خاص بات یہ رہی کہ گزشتہ ۹ ربرسوں میں یہ پہلا مشاعرہ ہے جس میں عوام الناس اتنی زیادہ تعداد میں شریک ہوئیں کہ تین مرتبہ، تین مرتبہ کرسیاں بچھانے کے باوجود ایک کثیر تعداد گیلری اور دیواروں سے لگ کر کھڑی رہیں اس بات سے شہریان کی ادبی ذہنی پرداخت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اگر مشاعرہ معیاری، خالص ادب کی خدمت اور خلوص نیت سے کیا جائے تو عوام کثیر تعداد میں اپنی محبت نچھاور کرنے کے لیے تشریف لاتے ہیں۔

چین کی کوئلے کی کھپت نے عالمی ماحولیاتی کارروائی کی کوششوں کو خطرے میں ڈال دیا

بیجنگ۔ یکم دسمبر۔ایم این این۔کوئلے کی کھپت میں کمی ایک ترجیحی علاقہ ہے اور عالمی اخراج کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ دبئی میں عالمی موسمیاتی بات چیت سے پہلے، تاہم ایسا لگتا ہے کہ چین نہ صرف کوئلے کے استعمال کو کم کرنے میں ناکام رہا ہے بلکہ اسے مزید جلانے میں بھی ناکام رہا ہے۔ عالمی استعمال میں 50 فیصد سے زیادہ حصہ کے ساتھ، چین کوئلے کا سب سے بڑا صارف ہے۔ اس پس منظر میں، جیواشم ایندھن پر بیجنگ کا بڑھتا ہوا انحصار آب وہوا کی کارروائی کے لیے نقصان دہ ہونے کا امکان ہے، خاص طور پر، جب موسمیاتی سائنس دانوں نے کوئلے کو سات گنا تیز رفتار سے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کوئلے پر چین کا بڑھتا ہوا انحصار کاربن کے اخراج میں اضافہ کرتا ہے، جو ممکنہ طور پر دبئی میں اقوام متحدہ کے موسمیاتی مذاکرات COP28 میں تشویش کا باعث ہے۔ اپریل 2021 میں گلاسگو میں موسمیاتی مذاکرات میں، چینی صدر شی جن پنگ نے ملک میں کوئلے سے بجلی پیدا کرنے والے منصوبوں کو "سختی سے کنٹرول" کرنے کا وعدہ کیا۔تاہم، حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے کیونکہ کوئلے سے چلنے والے پاور پلانٹس کی تعداد اور پیداواری صلاحیت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔چین 243 گیگاواٹ کی صلاحیت کے ساتھ کوئلے سے چلنے والے تھرمل پاور اسٹیشن بنا رہا ہے جو پورے جرمنی کو بجلی فراہم کرنے کے لیے کافی ہے۔ سنٹر فار ریسرچ آن انرجی اینڈ کلین ایئر کے مطابق، فن لینڈ میں قائم ایک آزاد تحقیقی ادارہ کے مطابق، منصوبہ بند صلاحیت میں اضافہ 392 گیگا واٹ ہے۔ اس نے کہا کہ چین نے بڑے پیمانے پر کوئلے سے چلنے والی بجلی کی پیداوار کے ذریعے گھریلو اور عالمی اخراج کے اہداف کو پورا کیا۔ 2023 کی پہلی ششماہی میں 52 گیگاواٹ نئی کوئلے کی بجلی کی اجازت دی گئی، جس نے ہر ہفتے دو کول پاور پلانٹس کی اجازت کی سابقہ تال کو برقرار رکھا۔گلوبل انرجی مانیٹر (جی ای ایم) نے کہا کہ چین کی قبل از تعمیر اور تعمیراتی صلاحیت میں 2021 سے 2022 تک 38 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ باقی دنیا میں صلاحیت میں 20 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ جی ای ایم کی تحقیقی تجزیہ کار فلورا اچیمپینوئس نے کہا کہ جب کہ دنیا کوئلے کے نئے پراجیکٹس نہ بنانے کی کوشش کر رہی ہے، چین کوئلے کی طاقت کا شکار ہے، جو اس کی توانائی کی منتقلی اور آب وہوا کے وعدوں کو زیادہ پیچیدہ اور مہنگا بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "کوئلے کی زیادہ صلاحیت کو جاری رکھنے کے نتیجے میں یا تو بڑے پیمانے پر اخراج میں اضافہ ہوگا، یا پلانٹ بے کار بیٹھے رہیں گے، نقصانات پیدا کریں گے، اور کوئلے پر پاور سسٹم کا انحصار برقرار رہے گا۔چین کوئلے کے پلانٹ کی ترقی میں جاری عالمی کمی کے حوالے سے واضح استثناء ہے۔کوئلے کی کھپت پر اپنی تازہ ترین رپورٹ میں، جی ای ایم نے کہا کہ کوئلے سے چلنے والے نئے پلانٹس کاربن کے اخراج میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں، جس سے چین کے آب وہوا کے وعدے خطرے میں ہیں۔" سیکڑوں بالکل نئے کول پاور پلانٹس چین کے آب وہوا کے وعدوں کو پورا کرنے کو مزید پیچیدہ اور مہنگا بنائیں گے۔چین ملکی پیداوار کو بڑھانے کے لیے ملک میں بڑے پیمانے پر کوئلے کی کان کنی کر رہا ہے تاکہ توانائی کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ تاہم اس نے اس کے آب وہوا کے وعدوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ سی آر ای اے کے لیڈ تجزیہ کار لوری ملی ویرتا نے کہا کہ "توانائی کی کھپت اور CO2 کے اخراج میں رپورٹ شدہ اضافے کا مطلب ہے کہ چین 2025 کے لیے اپنے آب وہوا کے اہداف سے کافی پیچھے رہ گیا ہے۔

زلزلے اور پناہ گزینوں کی ملک بدری نے انسانی ہمدردی کی صورتحال کو مزید خراب کر دیا۔افغانی سفیر

جنیوا۔یکم دسمبر۔ایم این این۔جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کونسل میں افغانستان کے مستقل نمائندے ناصر احمد اندیشہ نے انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن کی 114 ویں کانفرنس میں افغانستان میں انسانی صورتحال کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا۔اندیشہ نے اس میٹنگ میں کہا کہ ہرات میں آنے والے زلزلے اور افغان تارکین وطن کی جبری واپسی افغانستان کے حالات کی خرابی کے بڑے عوامل ہیں۔آدھی سے زیادہ آبادی کو انسانی امداد اور اندرونی نقل مکانی کی ضرورت ہے۔جس میں قدرتی آفات، موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے جبری نقل مکانی جاری ہے۔حال ہی میں صوبہ ہرات میں آنے والے زلزلے نے بڑی تباہی اور نقصان پہنچایا۔ ہرات میں تباہ کن زلزلے نے خطرے کی گہرائی، طالبان کی صلاحیت کی کمی اور بین الاقوامی ردعمل میں فرق کو ظاہر کیا۔تاہم ہم متاثرہ کمیونٹیوں کو امداد فراہم کرنے میں آئی او ایم کی مدد کو سراہتے ہیں۔اندیشہ نے مزید کہا کہ اگست 2021 سے اب تک ہزاروں ماہرین، علم اور ہنر کے حامل افراد افغانستان چھوڑ رہے ہیں۔ادھر امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ امارت اسلامیہ تارکین وطن کی صورتحال کو بہتر طریقے سے سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ جو لوگ ماہر ہیں اور علم رکھتے ہیں، یا ملک کے لیے کچھ کر سکتے ہیں، انہیں اچھے مواقع فراہم کیے جائیں گے اور اس وقت ہم ملک کی ترقی کے مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔امیگریشن حقوق کے تجزیہ کار، علیرضا کریمی نے کہا، "ہم امارت اسلامیہ کے اعلیٰ عہدے داروں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ان عہدیداروں اور دفاتر سے ملاقات کریں جو افغانستان میں پناہ گزینوں کے امور میں سرگرم ہیں۔جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں افغانستان کے مستقل نمائندے کی جانب سے ملک بدر کیے جانے والے تارکین وطن کی صورتحال پر تحفظات کا اظہار کیا گیا جب کہ ترکی، پاکستان اور ایران میں افغان تارکین وطن کے ساتھ ناروا سلوک کا سامنا ہے اور ان کی بڑی تعداد آئے روز ناخوشگوار وطن واپس لوٹ رہی ہے۔

پاکستان میں نجی کان میں آگ لگنے سے 2 کان کن جاں بحق، 3 زخمی

کوئٹہ۔ یکم دسمبر۔ایم این این۔پاکستان کے بلوچستان میں دکی کوئلہ فیلڈ میں ایک نجی کان میں آگ لگنے سے کوئلے کے دو کان کن ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔ پانچ کان کن 3500 فٹ کی گہرائی میں کام کر رہے تھے جب کان کے اندر ایک انجن میں آگ بھڑک اٹھی۔ڈان کی رپورٹ کے مطابق، آگ لگنے سے کان کن پھنس گئے اور کان جل کر خاکستر ہوگئی۔مائنز انسپکٹر مقصود احمد نے بتایا کہ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی ریسکیو ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔احمد کے مطابق ریسکیو ٹیموں نے پھنسے کارکنوں کو نکالنے کے لیے آپریشن شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ دو کان کن ہلاک ہو گئے جبکہ تین جھلس کر زخمی ہوئے جنہیں موقع سے بچا لیا گیا۔احمد نے بتایا کہ ہلاک ہونے والے کان کنوں کی شناخت عبداللہ اور برکت اللہ کے نام سے ہوئی ہے۔

بارسی ٹاکلی کے باباصاحب دھابیکر و دھیالیہ میں الوداعی و اعزازی تقریب

اکولہ:(ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے بارسی ٹاکلی شہر کے قدیم تعلیمی ادارے باباصاحب دھابیکر و دھیالیہ میں بتاریخ ۳۰ نومبر کو اسکول کے مدرس عبدالصبور خان سر کو ان کی سبکدوشی پر الوداعی و اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت اسکول کے پرنسپل گجیندر رکاڑے سر نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی خصوصی کے طور پر سپروائزر توقیر اللہ خان سر ڈائز پر جلوہ افروز رہے ابتداء میں اعزازی شخصیت عبدالصبور خان سر کا شال اور گلدستے سے اعزاز کیا گیا اور تحائف پیش کیے گئے بعد ازاں سید شکیل سر، سید اسد علی سر، گولی بابو، صاحب راؤ شندے سر، قاضی عارف الدین سر، رکشا کڑو میڈم اور سونالی پاٹل میڈم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صبور سر ایک فعال شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ پابند نظم وضبط اور انتظامی امور میں قابلیت کا نمونہ رہے اور 28 برسوں تک تعلیمی خدمات بخوبی انجام دیکر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔عبدالصبور خان سر اسکول انتظامیہ میں نائب صدر مدرس کے عہدے تک پہنچے۔ عبدالصبور خان سر ہائی اسکول پر اردو، جغرافیہ اور سماجی علوم کے مضامین پڑھانے کے ساتھ ساتھ ثقافتی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔صبور سر نے اپنے جوابی تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ انھیں سپروائزر اور نائب صدر مدرس کی ذمہ داریاں مکمل کرنے میں شری گجیندر رکاڑے سر اور اردو و مراٹھی اسٹاف کا بھرپور تعاون ملا۔اخیر میں صدارتی تقریر میں گجیندر رکاڑے سر نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج اسکول کی بیش بہا ترقی میں صبور سر کی خدمات قابل اعتراف اور لائق ستائش ہیں۔تقریب کی نظامت سنیل کڑو سر نے بحسن و خوبی انجام دی اور اظہارِ تشکر سپروائزر توقیر اللہ خان سر پیش کیا۔بتادیں کہ باباصاحب دھابیکر و دھیالیہ پچھلے 65 برسوں سے شہر بارسی ٹاکلی میں طلباء کی معیاری تعلیم میں فعال ہے۔جنتا شکشن ہر سارک منڈل، بارسی ٹاکلی کمیٹی کے تحت یہ اسکول شروع دن سے ہنوز اردو اور مراٹھی میڈیم کی تعلیم کا انتظام کر رہا ہے۔جس سے قومی یگانگت اور قومی یکجہتی کی عملی مثال یہ ادارہ بن گیا ہے۔پروگرام میں اردو اور مراٹھی میڈیم کے اساتذہ موجود رہے

عقیدہ ختم نبوتؐ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔مولانا محمد جمال الدین رشادی

یکم۔دسمبر 2023ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگا نگر بنگلور 32 نے خطبہ جمعہ میں عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری ذمہ داری کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح اور رہنمائی، رشد و ہدایت، فلاح و کامیابی کیلئے حضرات انبیاء کرامؑ کا مبارک سلسلہ جاری فرمایا، حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک انبیاء کرام کسی قبیلہ، کسی قوم، کسی علاقہ، کسی زمانہ، کسی ملک کیلئے تشریف لاتے رہے اور فرائض منصبی انجام دیتے رہے، سب سے آخر میں تاجدار نبوت، تاجدار رسالت، امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبین والمرسلین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کیلئے انسانیت کیلئے سارے زمانے کیلئے آخری اور عالمی نبی اور رسول بنکر مبعوث ہوئے، اب قیامت تک آپؐ ہی کی نبوت اور رسالت کا سکہ چلے گا، اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں جس طرح کوئی شریک نہیں، اسی طرح سرکار دو عالم رحمت للعالمینؐ کی نبوت اور رسالت میں بھی کوئی شریک نہیں، ہم اچھی طرح سمجھیں خدا کے بعد کوئی خدا نہیں، اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا ہے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، کسی بھی زمانہ، کسی بھی علاقہ، کسی بھی ملک میں اگر کوئی ملعون و مردود نبوت اور رسالت کا جھوٹا دعوی کرتا ہے پھر تو یہ خدا کی لعنت کا مستحق ہے اور اہل اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے، اسلام سے یہ ملعون خارج ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا فتنوں کا ظہور ہر زمانے میں ہوا ہے، امام الانبیاء والمرسلینؐ کی حیات مبارکہ میں مدینہ منورہ میں مسیلمہ کذاب اور دوسروں نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اللہ رب العزت نے رہتی دنیا تک کے انسانوں کیلئے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا اور اہل ایمان بندوں کو انکے انجام بد سے باخبر کیا ہے، خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں کئی فتنے سر اٹھائے جس میں سب سے بڑا فتنہ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کا پوری جرأت ایمانی سے مقابلہ کیا حضرات صحابہ کرامؓ نے بڑے ہی جذبہ ایمانی کا مظاہرہ کیا اللہ رب العزت نے انکو کامیابی عطا فرمائی، موجودہ وقت میں وہ ہمارے لیے اسوہ اور نمونہ ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وہ ایمان آفریں جملہ دین میں ذرہ برابر بھی فرق آجائے اور میں زندہ رہوں یہ نہیں ہوسکتا، فتنہ قادیانیت ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے خود کو احمدی کہتے ہیں، بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دیکر انکے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور یہ ارتداد کی جال میں پھنس کر اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں ان کو معلوم بھی نہیں ہوتا حقیقت کیا ہے، اسی طرح حدیث کا انکار کرنے والے خود کو اہل قرآن کہتے ہیں، اور حدیث رسول کو شرعی حجت ماننے کے منکر ہیں، کوئی خود کو حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی ہونے کا دعوی کر رہا ہے اور اہل ایمان کو گمراہ کر رہا ہے، یہ سب کے سب ملعون اور اسلام سے خارج ہیں، مولانا نے دوران خطاب فرمایا رابطہ عالم اسلام کے منعقدہ اجلاس مکہ مکرمہ 1974ء میں مسلم ممالک نے قادیانی فرقہ جو خود کو احمدی کہتا ہے بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیا ہے، قادیانی مسلمان نہیں ہیں، آج یہ منکرین ختم نبوتؐ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے کلمہ پڑھتے ہیں اور یہ باور کراتے ہیں دنیا بھر کے مسلمان انھیں صحیح العقیدہ مسلمان سمجھیں، یاد رکھیں کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی اور رسول نہ مانے آپؐ کی ختم نبوت پر اس کا ایمان نہ ہو وہ اپنا کتنا ہی خوبصورت نام کیوں نہ رکھ لے، کتنی ہی اچھی اپنی وضع قطع کیوں نہ بنالے ہرگز مسلمان صاحب ایمان نہیں ہوسکتا، امام المحدثین حضرت علامہ سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند فرماتے تھے فتنہ قادیانیت ذلیل ترین فتنہ ہے، میرے استاذ محترم حضرت علامہ قاری محمد امداد اللہ صاحب رشادیؒ شیخ القراء دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور فرماتے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیا ہے، آپؐ کا مقام و مرتبہ کیا ہے، امت مسلمہ پیغمبر اسلامؐ کی ذات گرامی اور عقیدہ ختم نبوتؐ سے اگر واقف ہوگی تو دنیا کی کوئی طاقت امت کو گمراہ نہیں کرسکتی، آج ضرورت ہے عقیدہ ختم نبوتؐ کی حفاظت کیلئے ہم ہر ممکن کوشش کریں، امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے باخبر کریں، ان کے دین و ایمان کو بچانے کی فکر کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائے، ہر قسم کے فتنوں سے ہماری اور امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے،

حاجی سید اکبر اردو اسکول پاتور میں سائنسی میلہ کا شاندار انعقاد

اکولہ:(ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے پاتور شہر میں واقع لوکہت شکشن پرسارک منڈل کے زیر اہتمام حاجی سید اکبر اردو پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسکول میں اسکولی سطح پر سائنسی نمائش کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت سوسائٹی کے سکریٹری سید اکبر عبداللہ سید محسن نے فرمائی اور افتتاح لوکہت شکشن پرسارک منڈل کے سی ای او سید اکبر عبداللہ سید محسن کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقع پر مہمانان خصوصی سید خیر و سید خواجہ، شیخ شکیل شیخ بادشاہ، رئیس خان روم خان تھے۔اسکول کے پرنسپل شیخ نصرت اللہ، پرائمری اسکول کے انچارج پرنسپل سید ساجد اور سائنس اور ریاضی شعبہ کے اساتذہ نے تمام مہمانانِ کرام کو گلدستہ دے کر انکا استقبال کیا۔صدارتی خطاب میں محترم سید اکبر عبداللہ نے طلباء کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی کی۔ہندوستان آج سائنس اور ٹیکنالوجی میں دنیا کی تیسری بڑی طاقت بننے جا رہا ہے۔مزید چندرائن-3 کی کامیابی سے طلباء کو روشناس کروایا۔طلباء کی جانب سے سائنس کے کل 27 ماڈلز نمائش میں پیش کیے گئے۔پروگرام کی نظامت اسکول کے معاون مدرس محمد عمران نے کی جبکہ شیخ منیر نے مہمان کا شکریہ ادا کیا۔تمام مہمانان نے طلباء کے ذریعے تیار کیے گئے ماڈلز کا مشاہدہ کیا اور شریک طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔اس موقع پر والدین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ سائنسی میلہ کو کامیاب بنانے کے لیے اسکول کے تمام تدریسی وغیر تدریسی عملے نے بھرپور محنت کیا۔

گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف کراچی کی انڈسٹریز نے بند کا اعلان کیا

کراچی۔ یکم دسمبر۔یم این این۔کراچی کے صنعتکاروں نے کہا کہ وہ 4 دسمبر بروز پیر کو گیس کے زخوں میں حالیہ اضافے کے خلاف احتجاج کے لیے اپنی تمام فیکٹریاں بند کر دیں گے جس کے باعث ان کے بقول پیداوار ناقابل عمل ہوگئی ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت تیل اور گیس کے ریگولیٹر اوگرا کی طرف سے منظور شدہ 1,350 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو (ملین برٹش تھرمل یونٹ) کے گیس کے زخوں پر عمل درآمد کرے جو موجودہ ٹیرف 2,100 روپے سے 2,600 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو تک ہے۔ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا احتجاج مزید مضبوط ہوگیا ہے کیونکہ نوری آباد اور کوٹری چیمبرز کے ساتھ بلوچستان سے لسبیلہ چیمبر بھی ہمارے احتجاج میں شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ کے سی سی آئی کی طرف سے صورتحال سے نمٹنے کے لیے اختیار کی جانے والی تمام حکمت عملیوں کی مکمل حمایت کی جائے گی۔ جاوید بلوانی، وائس چیئرمین بزنس مین گروپ نے جمعرات کو سائٹ ایسوسی ایشن آف انڈسٹری میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم پہلے ہی تمام تجارتی انجمنوں کے دفاتر پر احتجاجی بینرز آویزاں کر چکے ہیں اور آج، ہم 4 دسمبر (پیر) کو تمام صنعتوں کو بند کرنے کا اعلان کرتے ہیں، اگر حکومت کی طرف سے -/1,350 ایم ایم بی ٹی یو پر گیس فراہم کرنے کا جائز مطالبہ پورا نہیں کیا جاتا ہے۔بلوانی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ تاجر برادری حکومت سے گیس ٹیرف کو 1350 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو تک لانے کی اپیل کرتی ہے جس کا تعین اوگرا نے گیس کی 100 فیصد قیمت کے طور پر کیا ہے اور اس میں ایس ایس جی سی کا تقریباً 22 فیصد منافع بھی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ کے سی سی آئی اور این کے اے ٹی آئی میں ایک ہی موضوع پر دو پریس کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد یہ تیسری پریس کانفرنس تھی اور تاجر برادری اس وقت تک مضبوط آواز اٹھاتی رہے گی جب تک حکومت کی جانب سے گیس ٹیرف میں کمی کا ان کا جائز مطالبہ پورا نہیں کیا جاتا۔بلوانی نے مزید کہا کہ نئے گیس ٹیرف نے صنعتوں پر کھاد، گھریلو اور پاور سیکٹر کو غیر مستحق اور غیر منصفانہ تعاون کے لیے کراس سبسڈی کا بوجھ ڈالا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا آلودگی پھیلانے والے ملک چین نے اپنے طریقوں میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا

بیجنگ۔ یکم دسمبر۔ایم این این۔ماہرین ماحولیات نے مشرقی افریقی خام تیل کی پائپ لائن کے لیے چینی حمایت کے خلاف اپنی دباؤ کی مہم تیز کر دی ہے۔ کارکن چینی قرض دہندگان پر زور دے رہے ہیں کہ سرکاری ملکیت والی چائنا ایکسپورٹ اینڈ کریڈٹ انشورنس کارپوریشن سائنوسور، ایکسپورٹ امپورٹ بینک آف چائنا، اور انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا 5 بلین امریکی ڈالر کے متنازعہ منصوبے کی مالی معاونت کے اپنے منصوبے ترک کر دیں۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ پائپ لائن کی ترقی قدیم ماحولیاتی نظام، حیاتیاتی تنوع کے ہاٹ سپاٹ، آبی وسائل، اور یوگنڈا اور تنزانیہ میں کمیونٹی کی زمین کے لیے خطرہ ہے۔یہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے جس نے آب وہوا کے کارکنوں کا غصہ نکالا ہے۔چین، دنیا کا سب سے بڑا آلودگی پھیلانے والا ملک ہے، دنیا کا نصف سے زیادہ کوئلہ استعمال کرتا ہے۔ملک سالانہ 4 بلین ٹن سے زیادہ کوئلہ جلاتا ہے، جو کہ 2022 میں عالمی طلب کے 58 فیصد کے برابر ہے۔مزید برآں، چین کسی بھی دوسرے ملک سے زیادہ تیل اور مائع قدرتی گیس درآمد کرتا ہے۔ 2021 میں، چین جیواشم ایندھن کے بنیادی ڈھانچے کا دنیا کا سب سے بڑا غیر ملکی فنانسر تھا، جس نے 2020 میں دنیا کی گرین ہاؤس گیسوں کا تقریباً ایک تہائی حصہ ڈالا۔یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ چین کے 1.4 بلین لوگ دنیا کی آبادی کا 19%، عالمی مجموعی گھریلو پیداوار کا 22%، اور کرہ ارض کی توانائی کی کھپت کا 26% ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق چین اپنی آبادی کے حجم کی وجہ سے آب وہوا کے بحران اور ماحولیاتی آفات کے اثرات سے بھی سب سے زیادہ متاثر ہے۔یہ نمائش 2022 میں اس وقت واضح ہوئی جب چین نے انتہائی درجہ حرارت کے نئے ریکارڈ قائم کیے، ایک دہائی سے زائد عرصے میں سب سے زیادہ بارشوں کا سامنا کیا، اور 60 سالوں میں بدترین خشک سالی کا مقابلہ کیا۔ اقتصادی، صنعتی اور ماحولیاتی لحاظ سے اہم دریائے یانگسی کے اہم حصے سوکھ گئے، جس سے پن بجلی کی پیداوار متاثر ہوئی، جہاز رانی روک دی گئی، اور بڑی کمپنیوں کو کام معطل کرنے پر مجبور کر دیا۔ نتیجتاً، ملک نے توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فوسل فیول پر انحصار بڑھا دیا۔ 2020 میں، چینی صدر شی جن پنگ نے 2060 تک صفر کے اخراج کو حاصل کرنے کا وعدہ کیا، لیکن چین نے 2025 تک کوئلے کے استعمال کو کم کرنے کے عزم سے انکار کر دیا۔اگرچہ ژی نے ستمبر 2021 میں اعلان کیا کہ چین بیرون ملک کوئلے کے پلانٹس کی تعمیر بند کر دے گا، ملک نے استعمال روکنے کے بین الاقوامی مطالبات کی مزاحمت کی۔ فی الحال، چین کی تقریباً دو تہائی آبادی شہروں میں رہتی ہے، اور بجلی ملک کی آخری توانائی کی کھپت کا تقریباً 24 فیصد نمائندگی کرتی ہے۔گزشتہ دو سالوں میں، چین کو بجلی کی شدید قلت، بے مثال خشک سالی، اور توانائی کے ناقص انتظام کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس کی وجہ سے گندے اور کم معیار کے کوئلے کی گھریلو پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان میں آئی ایم ایف کے مطالبے پر چار صدارتی آرڈیننس جاری کئے گئے

اسلام آباد۔یکم دسمبر۔ایم این این۔وفاقی حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے مطالبے پر چار صدارتی آرڈیننس جاری کیے۔نیشنل ہائی وے اتھارٹی (ترمیمی) آرڈیننس 2023، پاکستان پوسٹل سروسز مینجمنٹ بورڈ (ترمیمی) آرڈیننس 2023، پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن (ترمیمی) آرڈیننس 2023، اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (ترمیمی) آرڈیننس 2023 کو جاری کیا گیا ہے۔پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی ایک خبر کے مطابق، تمام متعلقہ وزارتوں کے سیکرٹریوں نے صدر کو آرڈیننس کی فوری ضرورت کے بارے میں آگاہ کیا کیونکہ اس سال جولائی میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ چار سرکاری اداروں کے حوالے سے اس معاملے پر اتفاق کیا گیا تھا۔مندرجہ بالا اداروں کے قوانین میں ترامیم جیسا کہ صدر نے دستخط کیے ہیں، انہیں جنوری 2023 میں نافذ کردہ ریاستی ملکیتی کاروباری اداروں (گورننس اینڈ آپریشنز) ایکٹ، 2023 کے مطابق لانے کے لیے کی گئی ہیں۔ ایس او ای قانون نافذ کیا گیا ہے۔حکومت اب ایس او ای قانون کی دفعات کو ایسے اداروں تک توسیع دینے کے عمل میں ہے جو خصوصی قوانین کے تحت چلتی ہیں۔یہ ان کے کاموں کو موثر اور شفاف بنائے گا۔اس نے مزید کہا" ، یہ ترامیم ایس او ای اصلاحات کا ایک حصہ ہیں جن پر حکومت پاکستان نے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ اتفاق کیا ہے، اور آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی ایگریمنٹ میں ایک ساختی معیار کے طور پر شامل ہیں۔اس میں کہا گیا ہے کہ نئی ترامیم کے ذریعے بورڈ کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو کے دفاتر کو مذکورہ بالا تمام اداروں میں الگ کر دیا جائے گا تاکہ بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق اچھی حکمرانی کو یقینی بنایا جاسکے۔اداروں کے بورڈز میں آزاد اراکین کو شامل کیا جائے گا، جو فیصلہ سازی کے عمل میں نئے خیالات اور آزادانہ مہارت کا اضافہ کریں گے۔آزاد ارکان کی مدت ملازمت کی حفاظت کو بھی یقینی بنایا گیا۔ترامیم سے ایس او ای ایکٹ کی دیگر دفعات کے اطلاق کو بھی یقینی بنایا جائے گا، مثال کے طور پر ایس او ای کی کارکردگی کی نگرانی کے لیے مرکزی مانیٹرنگ یونٹ کو ادارے کی کارکردگی کی باقاعدہ رپورٹنگ، جو وزارت خزانہ میں قائم کیا گیا ہے۔

پاکستان میں بالاچ کی موت کی تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل

کوئٹہ۔یکم دسمبر۔ایم این این۔بلوچستان حکومت نے تربت میں کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) کے ساتھ جھڑپ میں بالاچ مولا بخش کی مبینہ ہلاکت کی تحقیقات کے لیے چار رکنی کمیٹی تشکیل دے دی۔بدھ کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ وقبائلی اموری جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق سیکرٹری فشریز عمران گچکی ڈپٹی انسپکٹر جنرل کوئٹہ پولیس، ڈپٹی کمشنر کیچ اور گوادر کے ایس ایس پی پر مشتمل کمیٹی کی قیادت کریں گے۔بلوچستان ٹربیونل آف انکوائری آرڈیننس 1969 کے سیکشن (1)3 کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی سی ٹی ڈی کے مبینہ مقابلے کی تحقیقات کرے گی جس میں بالاچ کی ہلاکت ہوئی تھی۔کمیٹی کو ذمہ داری دی گئی ہے۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا ہے۔(ادارہ)

قومی یکجہتی کے فروغ کیلئے نوجوانوں کے قافلے کی ممبئی سے ناندیڑ آمد

چوراہوں اور نکڑوں پر ڈراموں کے ذریعہ قومی یکجہتی کا پیغام

ناندیڑ: یکم ؍دسمبر۔(راست) ملک میں دن بہ دن بڑھتی ہوئی نفرت اور دیگر مذاہب کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلوں کو کم کرنے کی غرض سے ممبئی کے نوجوانوں نے ایک کارواں ترتیب دیا ہے، جس کو انہوں نے ''بندھتو ابھیان'' یعنی قومی یکجہتی مہم کا نام دیا ہے۔ یہ نوجوانان ممبئی سے نکل کر ریاست مہاراشٹر کے کئی شہروں کا سفر کر رہے ہیں۔ ممبئی میں ایم۔پی۔جے۔ کی ریاستی یونٹ نے اس مہم کو بھرپور تائید وحمایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ اسی کڑی کے طور پر ناندیڑ ایم۔پی۔جے۔ کے ذمہ داران نے اس قافلے کی مدد کرنے کی غرض کے تحت مہاتما پھلے پتلے کے روبرو ایک پروگرام کا انعقاد کیا، جہاں قافلے میں موجود نوجوانوں نے ڈف پر بھائی چارگی کے گیت پیش کیے، اور راہ چلتے لوگوں کو اس مہم کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا۔ اسی طرح انا بھاؤ ساٹھے مجسمہ کے روبرو بھی قومی یکجہتی پر منحصر ڈرامے پیش کیے گئے۔ جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ شہر کے کئی مقامات پر نوجوانوں نے قومی بھائی چارگی، باہمی محبت ایک دوسرے کے جذبوں کا احترام اور بڑھتی ہوئی نفرت کو کم کرنے کے لئے تقاریریں کی۔ اس سلسلہ میں دیگلور ناکہ علاقے میں واقع ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ میں اس قافلے کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر شہر کے کئی اہم لوگوں نے شرکت کی۔ ممبئی سے آئے اس قافلے میں انورادھا نارکر، سشانت اینگڑے، میور یولے، عامر قاضی، سنتوش گائیکواڑ اور سدھیش سوریہ ونشی شامل رہے۔ ریڈینٹ میں منعقدہ تقریب میں شہر کے شرکاؤں نے اس قافلے کے لوگوں کی اور ان کے اقدامات کی بھرپور ستائش کی اور انہیں اس سلسلہ میں ہر ممکنہ مدد اور تائید دینے کا اعلان کیا۔ ایم پی جے کے ریاستی معتمد الطاف حسین نے آخر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے اس میٹنگ کے اختتام کا اعلان کیا۔ بعد از میٹنگ طعام کا نظم بھی رکھا گیا تھا۔

برآمدی پھلوں اور سبزیوں کی فصلوں کا نیٹ سسٹم پر فارم رجسٹریشن کے لیے درخواستیں طلب

ناندیڑ: انگور اور آم کی فصل کی فیلڈ رجسٹریشن 2023-24 میں شروع ہو چکی ہے اور دیگر فصلوں کی رجسٹریشن سال بھر جاری رہتی ہے۔ سال 2023-24 میں ٹریس ایبلٹی نیٹ کے ذریعے برآمدی پھلوں اور سبزیوں کی فصلوں کی رجسٹریشن کے لیے تمام متعلقہ اضلاع میں 1.25 لاکھ روپے تقسیم کیے گئے ہیں۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں فیلڈ رجسٹریشن بہت کم ہے اور فیلڈ افسران اور ملازمین زیادہ سے زیادہ فارموں کی رجسٹریشن کے لیے ضروری اقدامات کریں اور مقررہ تعداد کو مقررہ مدت میں مکمل کریں۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ آف ایگریکلچر بھاؤ صاحب برہاٹے نے اپیل کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ کسانوں کو چاہیے کہ وہ متعلقہ سسٹم پر قابل برآمد فصلوں کے فارم کا اندراج کرائیں۔ ریاست مہاراشٹر باغبانی کی فصلوں کی پیداوار اور برآمد میں سرفہرست ہے اور ریاست بڑی مقدار میں خاص طور پر انگور، کیلے، آم، انار، نارنگی اور دیگر پھلوں کی فصلوں کے ساتھ ساتھ پیاز، ہری مرچ، بھنڈی اور دیگر سبزیوں کی فصلیں برآمد کرتی ہے۔ یورپی یونین، سارک ممالک اور دیگر ممالک کے ساتھ۔ ریاست سے پھلوں اور سبزیوں کی فصلوں کی برآمد کو فروغ دینے اور درآمد کرنے والے ممالک کی کیڑے مار ادویات کی باقیات اور کیڑوں سے پاک حیثیت کو یقینی بنانے کے لیے 2004-05 سے گریپینیٹ آن لائن نظام کو کامیابی کے ساتھ نافذ کیا گیا ہے۔ سال 2022-23 میں گریپینیٹ سسٹم کے تحت 46 ہزار 97 پلاٹس، آم کے لیے میگونیٹ سسٹم کے تحت 9 ہزار 991 پلاٹس، سبزیوں کے لیے ویگنیٹ سسٹم کے تحت 8 ہزار 25 پلاٹس رجسٹرڈ ہوئے۔ سال 2022-23 میں ریاست میں کل 73 ہزار 565 کسانوں نے اپنے فارموں کو ہارٹی نیٹ سسٹم پر رجسٹر کرایا تھا۔ یہ ملک کے مقابلے 92 فیصد ہے اور ریاستی برآمدی فارم رجسٹریشن میں پہلے مقام پر ہے، ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ایگریکلچر آفیسر بھاؤ صاحب برہاٹے نے بھی پریس ریلیز میں بتایا ہے۔

ہمیں مسلسل غافل رکھا گیا: اجیت پوار

اجیت دادا کی قیادت میں این سی پی آگے بڑھنے کے لیے تیار ہے: ٹکرے

کرجت (رائے گڑھ): نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور نائب وزیراعلیٰ اجیت دادا پوار نے پیش آنے والے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حلف لینے سے قبل ہم نے صاحب سے ملاقات کی اور انہیں فیصلے سے آگاہ کیا لیکن ہمیں مسلسل غافل رکھا گیا۔ اس بات سے پرفل پٹیل، سنیل ٹکرے اور دلیپ والسے پاٹل بھی واقف ہیں۔ وہ پارٹی کے 'ویچارک منتھن کیمپ' میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر 2 جولائی کا ہمارا فیصلہ پسند نہیں تھا تو پھر ہمیں 17 جولائی کو کیوں بلایا؟ میں تمام ایم ایل ایز کو لے کر گیا۔ ہمیں بتایا گیا کہ سب کچھ ٹھیک ہونے والا ہے۔ اس وقت بھی ہمیں غافل رکھا گیا۔ روہت پوار کا نام لیے بغیر اجیت پوار نے کہا کہ کچھ لوگ اب ریاست بھر میں سنگھرش یاترا نکال رہے ہیں، انہوں نے زندگی میں کبھی کچھ نہیں کیا تو اب سنگھرش یاترا کیوں؟ اجیت پوار نے کہا کہ ذات پر مبنی مردم شماری نہایت ضروری ہے، اس کے ذریعے یہ فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی کہ کس کو کتنا ریزرویشن دینا ہے۔ لیکن آج جس طرح کچھ ذات برادریوں کے درمیان تنازعہ چل رہا ہے اس سے یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا یہ شاہو، پھلے وامبیڈکر کی سوچ کا ہی مہاراشٹر ہے؟ اجیت پوار نے کہا کہ کچھ ذات برادریوں کے لوگ ایک دوسرے کو چیلنج کرنے کی باتیں کر رہے ہیں، جس پر روک لگنی چاہئے۔ اس سے اگر فسادات بھڑکتے ہیں تو کون ذمہ دار ہوگا؟ اس میں نوجوان وغریب لوگ ہی متاثر ہوتے ہیں، ان کی ہی زندگی تباہ ہوتی ہے۔ اگر ریاست میں کوئی فساد برپا ہوتا ہے تو اجیت پوار وہ نہیں ہونے دے گا۔ اس کے لیے کوئی بھی قیمت چکانی پڑے تو چکائیں گے لیکن غریب کا خون بہنے نہیں دیں گے۔ اجیت پوار نے کہا کہ کسی بھی طبقے کے ریزرویشن میں کسی قسم کی دخل اندازی کے بغیر ہم مراٹھا برادری کو ریزرویشن دینے کی کارروائی کر رہے ہیں، جلد ہی اس تعلق سے اچھی خبر آئے گی۔ اجیت پوار نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات مارچ کے پہلے ہفتے میں ہو سکتے ہیں۔ لہذا مہاراشٹر سے این ڈی اے کے زیادہ سے زیادہ ممبران پارلیمنٹ کو کامیاب کرانا ہے۔ بارامتی، شرور، رائے گڑھ، ستارا میں ہم لڑیں گے، اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور سیٹ ہے تو اس کی نشاندہی کریں، بی جے پی وشیوسینا سے بات چیت کے بعد ہم مسئلے کا حل نکالیں گے۔ اجیت پوار نے یہ بھی کہا کہ پانچ ریاستوں کے انتخابات کے بعد ہم تینوں پارٹیوں کے لیڈران ایک ساتھ مل کر بیٹھیں گے اور آئندہ کی حکمت عملی پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے این سی پی کے ریاستی صدر سنیل ٹکرے نے کہا کہ اجیت پوار کی قیادت میں این سی پی پوری تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کل کے مستقبل کی امید رکھتے ہیں تو آپ بھی اس کے ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔

بیڑ: ٹیچر قاضی عامر سیکس اسکینڈل معاملہ

اسٹیٹ سائبر کرائم کے راڈار پر، تین ٹیچرس معطل

اورنگ آباد: یکم دسمبر (ن۔خ) بیڑ کے ٹیچر قاضی عامر سیکس اسکینڈل کی پولس انکوائری شروع ہو چکی ہے چونکہ اس معاملے کے فحش ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے ہیں اس لئے یہ پورا معاملہ اسٹیٹ سائبر کرائم کے راڈار پر بھی آ گیا ہے۔ آگے سائبر کرائم سیل بھی اس معاملے کی الگ سے انکوائری کرنے والا ہے۔ باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ بیڑ کے اس ٹیچرس سیکس اسکینڈل کی گونج 17 دسمبر سے شروع ہونے والے مہاراشٹر اسمبلی کے ناگپور سرمائی اجلاس میں بھی سنائی دینے کا امکان ہے اور یہ معاملہ محکمہ خفیہ کے ذریعہ وزارت داخلہ اور مہاراشٹر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولس تک بھی پہنچنے کی اطلاع ملی ہے۔ اگر متاثرہ ٹیچرس اور 70 سال قدیم بیڑ کے معروف تعلیمی ادارے کے منتظمین باقاعدہ پولس میں ٹیچرس سیکس ریکٹ کے سرغنہ قاضی عامر کے خلاف ایف آئی آر درج نہ کرے گی تو پولس خود فریادی بن کر مقدمہ درج کرے گی۔ باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ سیکس اسکینڈل میں ملوث مسلم تعلیمی اداروں کے تین ٹیچرس کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے اور ایک ٹیچر کو والینٹری ریٹائرمنٹ لینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ مزید جو چند ٹیچرس اور اس میں ملوث ہیں ان کے خلاف بھی جلد ہی کارروائی کا امکان بتایا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر قاضی عامر سیکس اسکینڈل کے ویڈیو وائرل کرنے والے بھی تحقیقات کے بھنور میں آنے والے ہیں۔ پولس اور سائبر کرائم کے ذمہ داروں کے سامنے یہ سوال کھڑا ہے کہ سوشل میڈیا پر ویڈیو وائرل کرنے سے قبل پولس کو اطلاع کیوں نہیں دی گئی. یہ گھناؤنا جرم ہو رہا تھا اس مقام کی نہ نشاندہی کر کے وہاں پولس کا چھاپہ کیوں نہیں ڈلوایا گیا۔ سماجی مجرمین کو رنگے ہاتھوں پکڑوانے کے بجائے سوشل میڈیا پر مخرب اخلاق اور مذموم حرکتوں کے ویڈیو آخر کس مقصد سے وائرل کروائے گئے۔

مرہٹواڑہ کے تمام اُردو اور مسلم تعلیمی اداروں کے منتظمین کے ساتھ جن علاقوں میں یہ اسکول ہیں وہاں کے ملت کے ذمہ داروں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے اداروں کو اس طرح کی بدنامی سے بچانے کے لئے ٹیچرس پر نظر رکھی جائے، کون کب آتا ہے، کب جاتا ہے، کس کے کس سے قابل اعتراض تعلقات ہیں یا کہیں سوسائٹی میں ایسے لوگ تو نہیں ہیں جو ٹیچرس کی کسی نہ کسی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ان کا استحصال کر رہے ہوں، ان پر نظر رکھ کر انہیں بھی بے نقاب کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسے واقعات مسلم معاشرے کے لئے بڑے ہی افسوسناک اور تشویشناک ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن میں حکم دیا ہے کہ اے ایمان والو! تم فحش باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ لیکن افسوس کہ باتیں تو دور کی بات کچھ لوگ بداعمالیوں سے ایمان، آخرت برباد کر کے دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب مول لے رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ شیطان گناہوں کو خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے، اے ایمان والو! تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو، اللہ تمہارے صغیرہ گناہ یونہی معاف کر دیتا ہے۔ کبیرہ گناہ دنیا کی زندگی میں بھی انسان کو ذلیل کرتے ہیں اور آخرت میں زانیوں کے لئے بڑا ہی دردناک عذاب ہے۔ موت برحق ہے آخرت حقیقت ہے۔ قیامت کے دن جب اللہ سارے بندوں کو دوبارہ زندہ کریں گے تو اس کے بعد کبھی کسی کو موت نہیں آئے گی۔

جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے وہ عذاب کی دردناک اور اذیت ناک تکلیف سے موت مانگیں گے لیکن انہیں موت نہیں آنے والی اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار ہوگا۔ تعلیمی اداروں میں ملت کے نونہال بیٹے بیٹیاں تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت حاصل کرنے جاتے ہیں لیکن ایسے واقعات سے ان کے ذہنوں پر دل و دماغ پر کیا اثرات ہوں گے یہ بہت ہی سنجیدگی سے سبھی کو غور کرنا ہوگا۔ ملت کے جو لوگ اور نوجوان عامر سیکس اسکینڈل کے فحش ویڈیو موبائل پر وائرل کر رہے ہیں ان کو اس حرکت سے باز رکھا جائے کیونکہ جس کسی نے بھی زنا کے ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل کیا ہے اور جو لوگ دیکھنے کا گناہ کر رہے ہیں ان سب کے گناہ وائرل کرنے والے کے نامہ اعمال میں درج ہو رہے ہیں، جان لو کہ یہ قدرت کا قانون ہے۔ مسلم تعلیمی اداروں میں نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی نظم کرنے، طلباء اور ٹیچرس کو شریعت اسلامی سے واقف کرانے کی ضرورت ہے۔ ہر کسی کو آخرت میں زندگی کی ہر عمل کا جواب اور حساب دینا ہے۔ (بشکریہ اردو روزنامہ اورنگ آباد ٹائمز)

میزورم انتخاب: ووٹ شماری کی تاریخ تبدیل

3 دسمبر کی جگہ اب 4 دسمبر کو ہوگی ووٹوں کی گنتی

نئی دہلی: انتخابی کمیشن نے میزورم اسمبلی انتخاب کی ووٹ شماری سے متعلق تاریخ بدل دی ہے۔ ریاست میں ووٹوں کی گنتی کی تاریخ 3 دسمبر 2023 سے بدل کر 4 دسمبر 2023 (پیر) کر دی گئی ہے۔ انتخابی کمیشن کا کہنا ہے کہ ریاست کے مختلف علاقوں اور طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف سے 3 دسمبر کو اتوار ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے ووٹ شماری کی تاریخ بدلنے کے لیے کئی درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ کمیشن نے پہلے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، راجستھان اور تلنگانہ کے ساتھ میزورم میں ووٹوں کی گنتی کے لیے 3 دسمبر کی تاریخ طے کی تھی۔ باقی ریاستوں میں ووٹوں کی گنتی طے پروگرام کے مطابق اتوار کو ہی ہوگی۔ جمعہ کی شام کو انتخابی کمیشن نے ایک پریس نوٹ میں کہا کہ اسے میزورم کے مختلف علاقوں سے کئی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں ریاست میں ووٹ شماری کی تاریخ کو 3 دسمبر (اتوار) سے بدل کر ہفتہ کے کسی دیگر دن کرنے کی گزارش کی گئی ہے، کیونکہ اتوار کے دن کی میزورم کے لوگوں میں خاص اہمیت ہے۔ انتخابی کمیشن نے کہا کہ کمیشن نے ان درخواستوں پر غور کرنے کے بعد میزورم اسمبلی انتخاب کے لیے ووٹ شماری کی تاریخ کو 3 دسمبر سے بدل کر 4 دسمبر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے قبل میزورم کی این جی او کوآرڈنیشن کمیٹی (این جی او سی) نے ریاستی اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹوں کی گنتی کی تاریخ میں تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہوئے جمعہ کو ریاست بھر میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ نوجوانوں سمیت سینکڑوں مردوں اور خواتین نے احتجاجی مظاہرہ میں حصہ لیا۔ بھیڑ کو این جی او سی کے سربراہ لال مچھوانا، جنرل سکریٹری مالساو? ملیانا اور دیگر لیڈران نے خطاب کیا۔ این جی او سی چیف نے لوگوں کے مطالبہ پر انتخابی کمیشن کی خاموشی کو افسوسناک بتاتے ہوئے کہا کہ ''مظاہرہ میزو طبقہ اور ان کے مذہب کی حفاظت کے لیے کیا گیا ہے۔'' اس کے علاوہ انھوں نے سیاسی پارٹیوں سے اتوار کو ووٹ شماری کے دن اپنے دفتر بند رکھنے کی گزارش کی۔ انھوں نے پارٹیوں اور امیدواروں کے نمائندوں سے بطور احتجاج 3 دسمبر کو پولنگ مراکز پر نہیں آنے کی گزارش کی۔ اہم احتجاجی مظاہرہ آئیزول میں راج بھون کے پاس ٹریزری اسکوائر پر منعقد کیا گیا، جبکہ دیگر ضلع ہیڈکوارٹرس میں بھی اسی طرح کا احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا۔ منگل کو این جی او سی کے 5 رکنی نمائندہ وفد نے نئی دہلی میں انتخابی کمیشن کے افسران سے ملاقات کی تھی اور ووٹوں کی گنتی کی تاریخ اتوار (3 دسمبر) سے کسی دیگر دن کے لیے از سر نو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ واضح رہے کہ 40 رکنی میزورم اسمبلی کے لیے 7 نومبر کو ووٹنگ شروع ہوئی تھی۔ 16 خواتین سمیت 174 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لیے 80 فیصد سے زیادہ ووٹرس نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔

ٹی سی گم گئی

میری محمد فیضان ولد محمد نعیم کے نام کی بارھویں جماعت (سائنس) کی العزیز جونیئر کالج ناندیڑ کی ٹی سی دوران سفر کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لا کر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

محمد فیضان ولد محمد نعیم
کربلا، ناندیڑ

...پھر وزیراعلیٰ ونائب وزیراعلیٰ سے پوچھنے کی کیا ضرورت؟

آکروش مورچے میں جینت پاٹل کا اجیت پوار سے سوال

ناسک: شرد پوار صاحب کی اصل این سی پی کسانوں کے لیے سڑکوں پر ہے۔ اگر آپ ترقی کے لیے حکومت کے ساتھ گئے ہیں تو پھر آیئے کسانوں کے ساتھ کھڑے ہوئیے۔ ریاست کی تجوری آپ کے ہاتھ میں ہے۔ فصل بیمہ آپ کے ہاتھ میں ہے، کھاد و بیج آپ کے ہاتھ میں ہے۔ پھر وزیراعلیٰ اور دوسرے نائب وزیراعلیٰ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ آکروش مورچے کے دوران یہ سوال این سی پی کے ریاستی صدر جینت پاٹل نے اجیت پوار سے کیا ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی جانب سے آکروش مورچہ آج ڈنڈوری میں منعقد کی گئی۔ اس موقع پر جینت پاٹل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارا کسان بے سہارا ہے۔ اس سے پہلے کبھی اتنے بڑے پیمانے پر خشک سالی کا بحران کسانوں پر نہیں پڑا تھا۔ ہمیں آٹھ ماہ سے خشک سالی کا سامنا تھا، اب بے موسم بارش نے سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ جب تک کسان مکمل طور پر تباہ نہ ہو جائے اس وقت تک اسے کچھ نہیں دینا۔ اس لیے پچھلے کئی مہینوں سے مسلسل مطالبے کے باوجود حکومت نے ریاست کے کچھ حصوں میں ہی خشک سالی کا اعلان کیا ہے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ آج صبح میں متاثرہ علاقے کا دورہ کر رہا تھا۔ اس وقت ایک کسان کلہاڑی سے انگور کے بیل کاٹ رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ ساڑھے تین لاکھ روپے خرچ کر کے ایک روپیہ بھی نہ ملے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس ریاست میں کسانوں کا یہی حال ہے۔ حکومت کو اس صورتحال میں کسانوں کی مدد کے لیے آگے آنا چاہئے۔ کسانوں کے قرض معافی کی پالیسی بنائی جانی چاہئے۔ اس حکومت نے جزوی خشک سالی کا اعلان کیا ہے۔ حکومت کہہ رہی ہے کہ کچھ جگہوں پر خشک سالی جیسی صورتحال ہے۔ جہاں خشک سالی جیسے حالات ہیں، کیا کسانوں کے بجلی کے بل معاف ہوں گے؟ کیا طلبہ کی فیس معاف ہو جائیں گی؟ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت فوری طور پر بغیر کسی شرط کے خشک سالی کا اعلان کرے اور سب کو تمام رعایتیں دے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ ناسک ضلع میں دودھ کی قیمت 27 روپے ہے۔ اتنی کم قیمت میں کسان کیسے گزر بسر کریں گے؟ کرناٹک حکومت دودھ پیدا کرنے والے کسانوں کو 5 روپے فی لیٹر سبسڈی دیتی ہے۔ لیکن ہمارے مہاراشٹر میں کسانوں کو کوئی سبسڈی نہیں دی جاتی۔ گجرات کے امول کے پاس دودھ بیچنے کا انتظام ہے، کرناٹک کی نندنی کے پاس دودھ بیچنے کا انتظام ہے، لیکن افسوس کہ ہمارے مہاراشٹر میں ہماری اپنی ریاست کے کسانوں کو قیمت نہیں دی جاتی۔ جینت پاٹل نے مزید کہا کہ پیاز پیدا کرنے والے کسان اس علاقے کا ایک اہم جزو ہیں۔ لیکن اس حکومت نے اسی پیاز پر 40 فیصد ایکسپورٹ ڈیوٹی لگا دی ہے۔ اس لیے پیاز کو باہر نہیں بھیجا جا سکتا جس کے نتیجے میں یہاں پیاز سڑ جاتا ہے۔ فصلوں کی بیمہ کمپنیاں کچھ وجوہات کی بنا پر رقم کی واپسی نہیں کرتی ہیں۔

परभणी जिल्हा बातमी पत्र

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

ایڈز کے عالمی دن پر ریلی کا شاندار انعقاد

پربھنی: یکم ؍ڈسمبر: ڈسٹرکٹ جنرل ہسپتال اور میڈیکل کالج پربھنی کی جانب سے ایڈز کے عالمی دن کے موقع پر ایک عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی کا آغاز کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر ناگیش لکھماورائی' ڈسٹرکٹ سرجن میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مور ساونت، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر دیویندر لوگے موجود تھے۔ ریلی میں فن پاروں کی جانب سے ایچ آئی وی ایڈز کے حوالے سے پرفارمنس کا اہتمام کیا گیا۔ ریلی کا روٹ ضلع اسپتال سے شروع ہوا اور سبھاش روڈ، جام ناکہ، جنتور روڈ، کراگرہ وارڈ-2 سمورون روڈ سے ہوتا ہوا ڈسٹرکٹ اسپتال ٹریننگ سنٹر تھا۔ اس ریلی میں سیتو سیوابھاوی سنستھا، مکتا سیوابھاوی سنستھا، این پی ڈی پی کے تمام افسران اور ملازمین' پلس کے نمائندوں، ڈسٹرکٹ نرس ٹریننگ سنٹر کے طلباء، شہر کے مختلف کالجوں کے نیشنل سروس سکیم کے طلباء اور نرسنگ کالجوں کے طلباء ل، جنرل ہسپتال کے افسران اور عملہ نے شرکت کی۔ (News No 649)

منگل کو 'MSME' کے حوالے سے کلکٹر آفس میں ورکشاپ

پربھنی: یکم ؍ڈسمبر: ضلع میں ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے محکمہ صنعت کی طرف سے روزگار اور خود روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے، منگل کو ضلع کلکٹر کے دفتر میں ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔) تمام محکموں کے تعاون سے تاکہ تاجروں کو ان اسکیموں کے بارے میں معلومات ایک ہی وقت میں دستیاب ہو سکیں۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹری سینٹر کے جنرل منیجر امول بالے نے زیادہ سے زیادہ تاجروں سے اس ورکشاپ میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ برآمد کنندگان، برآمد کنندگان، قابل برآمد کاروباری افراد، نئے کاروباری افراد، صنعتی تنظیمیں اور انجمنیں، صنعتی گروپس، صنعتی اسٹیٹس، کسان کوآپریٹیو، مینوفیکچرنگ پروسیسنگ مراکز اور ریاستی حکومت اور متعلقہ اداروں کے عہدیداران، ڈسٹرکٹ ایکسپورٹ پروموشن کمیٹی کی برآمدات سے متعلق سرگرمیاں۔ بیل نے کیا ہے۔ ایم ایس ایم ای سیکٹر پر زور دے کر اس کی کارکردگی اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا، ریاست میں کاروباری ماحول کو وسیع کر کے روزگار اور خود روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور صنعتوں کی ترقی کے لیے ریاست کے مختلف محکموں کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت، اس کی سرگرمیاں ریاست میں ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کے ذریعہ نافذ کی جا رہی ہیں۔ (News No 650)

کسانوں کے نقصانات کے لیے

حکومت کی اعلان کردہ مدد نہایت کم: نانا پٹولے

ممبئی: ریاست میں خشک سالی کی سنگین صورتحال ہے لیکن بی جے پی حکومت اسے سنجیدگی سے نہیں لے رہی ہے۔ ایسے وقت میں جب کسانوں کو مدد کی سخت ضرورت ہے تو صرف اعلانات کیے جا رہے ہیں۔ یہ حکومت اشتہارات پر کروڑوں روپے اڑا دیتی ہے لیکن جب کسانوں کے مدد کی بات آتی ہے تو اس کے ہاتھ لرزنے لگتے ہیں۔ متاثرہ کسانوں کی مدد کے لیے ریاستی کابینہ میں اعلان کردہ مدد نہایت کم ہے، جس میں مزید اضافہ کیا جانا چاہئے۔ کانگریس پارٹی کسانوں کو مدد دلانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی اور آنے والے اسمبلی اجلاس میں حکومت سے جواب طلب کرے گی۔ یہ باتیں آج یہاں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کہی ہیں۔ گاندھی بھون میں ریاستی کانگریس کی کور کمیٹی کی منعقد ہوئی جس میں ریاستی صدر نانا پٹولے، سابق وزیراعلیٰ اور سی ڈبلیو سی ممبر اشوک چوہان، سابق وزیر اور ریاستی ورکنگ صدر نسیم خان موجود تھے۔ میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ کور کمیٹی کی میٹنگ میں خشک سالی، کسانوں کے مسائل، بے روزگاری، مہنگائی سمیت عوام کو درپیش سلگتے مسائل پر بحث ہوئی۔ لیجیسلیچر پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھورات، حزب اختلاف لیڈر روجے وڈیٹی وار سمیت دیگر لیڈران میٹنگ میں موجود نہیں تھے کیونکہ وہ متاثرہ علاقوں کے معائنہ کے لیے دورے پر تھے لیکن ان سے فون پر بات چیت ہوئی۔ ریاست کے کسان اس وقت بڑے بحران میں ہیں لیکن بی جے پی حکومت ان کی مدد نہیں کر رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے پہلے اعلان کردہ امداد کسانوں تک ابھی تک نہیں پہنچی ہے۔ کانگریس پارٹی کسانوں کی مدد کے لیے اسمبلی اور سڑکوں اتر کر حکومت سے جواب طلب کرے گی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ لاکھوں نوجوان نوکریوں کے منتظر ہیں، لاکھوں طلباء MPSC مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کر رہے ہیں لیکن حکومت بھرتی کا اعلان نہیں کر رہی ہے۔ ریاست میں 5.2 لاکھ سرکاری عہدے خالی ہیں۔ حکومت فوری طور پر بھرتیوں کا اعلان کرے۔ صحت کا مسئلہ بھی سنگین ہے اور راجستھان حکومت کی طرز پر مہاراشٹر میں بھی صحت کا قانون ہونا چاہیے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی ذات پات اور مذہب کے تنازعات کو ہوا دے کر تقسیم کی سیاست کر رہی ہے۔ کئی ریاستوں میں انہوں نے ہندو مسلم تنازعات کھڑا کرتے ہوئے اسے سیاسی رنگ دینے کی کوشش کی۔ چھترپتی شیواجی مہاراج، شاہو، پھلے، امبیڈکر کے نظریات والے مہاراشٹر میں بھی ہندو مسلم تنازعہ کو ہوا دینے کی کوشش کی گئی۔ چھترپتی سمبھاجی نگر سے اس طرح کے تنازعہ کو ہوا دیا گیا، اس کے بعد دیگر سات شہروں میں وہی کوشش کی گئی، لیکن ریاست کے عوام نے بی جے پی کے اس ایجنڈے کو ناکام بنا دیا۔ ریاست کے پرامن ماحول کو خراب کرنے کے لیے جب ہندو مسلم ایجنڈا انہیں چلا تو مراٹھا-او بی سی تنازعہ پیدا کر دیا گیا، لیکن ترقی پسند مہاراشٹر میں یہ بھی نہیں چلے گا۔ نانا پٹولے نے کہا کہ تمام ذات کے لوگوں کو ریزرویشن دیا جانا چاہئے۔ کانگریس پارٹی اور راہل گاندھی نے ریزرویشن کے معاملے پر اپنے موقف کا اعلان کیا ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری اور 50 فیصد ریزرویشن کی حد کو ختم کیا جانا چاہئے۔ نانا پٹولے نے یہ بھی کہا کہ اگر یہ دونوں فیصلے ہو جائیں تو معاشی، تعلیمی اور سماجی طور پر پسماندہ ذاتوں کو ریزرویشن کا فائدہ دیا جا سکتا ہے۔

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر

شیخ عبدالستار
نزد شیواجی پتلا،
منڈھائی مسجد کے روبرو،
چوپالا، ناندیڑ۔

ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔